اللہ

ومن یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سواء السبیل

رسالہ

سواء السبیل

لرد الاباطیل

اعنی

مراسلت نمبر ۲ مابین شیخ محمد حسین بٹالوی

و

جناب مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی

اگست ۱۸۹۵ء

مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت بڑے مکفر صاحب شیخ محمد حسین بٹالوی - السلام علی من اتبع الہدیٰ

حسب حکم مصدرہ ۰ اگست سنہ ۹۵ مقام سنجولی شملہ خورد بروبکاری فلان فلان خالصاماں و فلان لداخی و فلان پہاڑی و فلان متہر سنجولی گذارش ہے کہ آجکی تاریخ آپکے احکام تحریری معرفت محمد حنیف صاحب کی بذریعہ سہ تا قطعات عاجز کے پاس پہنچے حکم تاکیدی صادر تہا کہ منشی محمد احسن اپنے قلم سے لکہین تب مین اسکا جواب دون لہذا بتعمیل ارشاد نگارش ہے اور جواب طلب ضروری ہے (۱) محمد حنیف صاحب نے جو درخواست کی تہی کہ بالمقابل مرزا صاحب کے عربی نظم و نثر کے رسایل آپ نے حسب شرائط مقررہ کیون نہین لکہے اس کے جواب مین آپ کہتے ہین کہ اول کادیانی کی عربی کا عربی ہونا ثابت کرین ورنہ یہ سوال موجب شرم ہونا چاہیئے انتہی بلفظہ - کیا خوب عصمت بی بی از بیچادری یا از بیچارگی اور اسپر یہ دعوے آپ کے نزدیک اگر حضرت اقدس کی عربی مبین عربی نہین تہی اور اسواسطہ اسکا مقابلہ عربی مین کرنا آپنے لغو سمجہا تہا تو اسقدر تو آپ پر ضروری اور واجب تہا کہ کچہہ قصائد عربیہ اور کچہہ رسائل ادبیہ مصنفہ مطبوعہ سابقہ اپنے پبلک کے روبرو پیش کئے ہوتے پہر کہا ہوتا کہ یہ ہماری عربی دیکہو کیسی فصیح و بلیغ ہے اور ہم سابق سے بین الخواص والعوام مسلم منشی اور ادیب عربی سمجہے گئے ہین - پہر اگر عربی آپ کی بٹالوی ہی کی عربی ہوتی لاکن تب بہی یہ عذر بدتر از گناہ آپکا

کسی قدر قابل اس کے تھا کہ ادبا عجم و عرب ارادہ مقابلہ مین الانشا مین کا کرتے جبکہ
عوام و خواص پر اظہر من الشمس ہے کہ آپ کا ادب و انشا مثل شیعون کے امام مہدی
کے غار سردابہ سر من رای مین چھپا ہوا بیٹھا ہے یا مثل عنقا مغرب کے آپکے کوہ قاف
خیالی مین مخفی اور غائب ہے تو پھر یہ دعوی کرتے ہوے آپکو شرم نہ آئی سچ سچ کہو عمر بھر
مین کبھی کوئی ایک قصیدہ عربیہ بھی تصنیف کیا ہے اجی حضرت تصنیف تو نہی کسی
اُستاد کے قصیدہ سے چوری اور سرقہ کر کر بھی کوئی قصیدہ تالیف کیا ہے یا کوئی ادیب
عجم یا عرب کا آپ کو عربی کا منشی سمجھتا ہے اگر سچے ہو تو اتنا ہی کرو کہ جسقدر مواہیر
نام کے علماء کی اپنے زعم فاسد مین ہماری تکفیر پر لگائی ہین اس سے بقدر نصف
مواہیر کے ہی اپنا ادیب اور عربی کا منشی ہونا ہی اپنی موافقین سے ہی بدلائل ثابت
کرو کتب عربیہ کی عبارات اپنے رسالہ مین لکھنے اور نقل کرنے سے کیا آپ کا منصب اور
مرتبہ **الکاتب حمار** کے درجہ سے کچھ زیادہ ہو سکتا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین
اگر کچھ آپ مین **حیا باقی ہے** تو کوئی رسالہ ادبیہ نظم و نثر عربی کا جو آپ نے سابق
مین انشا کیا ہو مطبوعہ مشتہرہ پیش کرو اور اگر نہ کر سکو تو وہین سے جو لی شملہ جز و مین بتقاضائے
شرم و حیا کسی غار و کھڈ مین جسجگہ آپکا ادب و انشا موجود ہو بیٹھ رہو اور پبلک کو اپنا منہ
نہ دکھاؤ ؎ تکیہ بر جائے بزرگان نتوان زد بگزاف ٭ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

(۳) آپکے کارڈ چھٹی اگست مین تحریر ہے (جنگ مقدس مین قادیانی نے اسلام کو (۲)
ذلیل کرنا چاہا ہے اور عیسائیون کے کسی بات کا جواب شافی نہین دیا اور مین جنگ مقدس کا
ریویو لکھ رہا ہون اسمین عیسائیون کی ایسی خبر لی ہے کہ کسی نے آجتک نہین لی)
اسمین یہ سوال ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے تو قلم برداشتہ و فی البدیہہ اسی جلسہ
مناظرہ مین قرآن مجید کی آیات سے دلائل عقلیہ قطعیہ استنباط فرما کر تمام وساوس پیش کردہ
عیسائیون کو قلع و قمع فرما دیا اور پھر اس شان عجیب اور طرز غریب کے تھا کہ مضمون آیات
قرآنی کا ان کے گلے اتار دیا اور جملہ عیسائی اسوقت سے آجتک **فبہت الذی کفر**
کے مصداق ہو رہے ہین۔ ایسے عظیم الشان جواب دندان شکن اور رد قاطع کی نسبت تو

آپ کا یہ حکم ہے جو صادر ہوا - اور آپ جو کچھہ اس جنگ مقدس کی نسبت لکھہ رہے ہین
اُس کو مدت دو ڈہائی سال کی گذر گئی معہذا وہ جواب آپکا معنی الشعر فی بطن الشاعر کا
مصداق ہے اب فرمائے کہ اپنے اسلام کو آپنے خود ذلیل کیا ہے یا حضرت اقدس مرزا صاحب نے
جنہون نے بعد اس جنگ مقدس کے ہی تمام پادریون ایشیا یورپ امریکہ کو مختلف السنہ
عربی اردو وغیرہ مین متعدد کتابین اشتہاری ہزار ہا روپیہ کے تصنیف فرماکر ذلیل اور خوار و
ہلاک کر دیا اور علاوہ ابطال مذہب عیسائیون کے جملہ ادیان مخالفین اسلام آریہ برہمو سماج
وغیرہ اور نیز دیگر جملہ مذاہب باطلہ کو ہلاک اور نیست کر دیا کیا سچ فرمایا تھا مخبر صادق نے کہ اُس کے
زمانہ مین جملہ مذاہب باطلہ ہلاک اور نابود ہو جاوینگے یہ پیشگوئی کیسی پوری ہو گئی اور تا ایں
وقتاً فوقتاً اسکا ظہور اور وضوح کامل طور پر ہوتا ہے اور ہوتا رہیگا دیکھو رسالہ حمامۃ البشریٰ
کرامات الصادقین نور الحق ہر دو حصہ اتمام الحجۃ سر الخلافہ وغیرہ وغیرہ
کو اے شیخ بطال تجھکو کچھہ حیا اور شرم نہین آتی تجھسے تو اس عاجز کے رسائل اعلام الناس
حصہ اول دوم سوم اور چہارم فک الشک اور تحفہ مدراس وغیرہ کا جواب کچھہ بھی ابھی تک
نہین ہو سکا - اب بھی اپنی عاقبت کی فکر کر اور سوچ اور سمجھہ کہ جب تجھہ جیسے مدعی علم کا یہ حال ہے
کہ ڈہائی برس کی مدت گزر گئی اور بمقابل عیسائیان تجھسے کچھہ بھی نہو سکا چہ جائے دیگر مدعیان علم
وفضل کے تو کیا اب بھی اس زمانہ مین بڑی سخت ضرورت ایسے مجدد و مہدی و مسیح موعود
کی نہتی - اے کم نصیب اب بھی سمجھہ جا ورنہ بعد شیوع کتاب بے نظیر اعجاز حضرت بشیر و نذیر
صلی اللہ علیہ وسلم اعنی منن الرحمن کے تیری اور جملہ تیری ذریات کی ایسی پردہ دری
ہو گی کہ جہالت وسفاہت معاندین کی طشت ازبام اُفتادہ ہو جاویگی اور پھر بجز رونے اور
دانت پیسنے کے اور کچھہ بن نہ آویگا ؎ بر رسولان بلاغ باشد و بس

(۲) (۳) آپ اپنے خط چہارم اگست سنہ ۹۵ موسومہ محمد حنیف مین نسبت اُس شبہ کے جو مولوی
احمد علی نے اپنی سوء فہمی سے یا خلیل الرحمن مدرس مشن کنیسہ عیسائیان دہرہ کے سوء فہمی کی تقلید
کر کر حضرت مرزا صاحب کی عبارت حمامہ صفحہ ۴۳ پر کیا ہے تحریر فرماتے ہین واقع مین یہ اعتراض

مولوی احمد علی صاحب کا درست ہے اور منشی محمد احسن یا کسی اور کے پاس اسکا کوئی جواب نہین
میرے رسالہ مین اس اعتراض کرنیکا کوئی موقع نہین آیا تہا انتہی بلفظہ - ای شیخ بطال
تجھکو خبر نہین کہ جس روز مولوی احمد علی نے یہ شبہ ظاہر کیا تہا تب ہی اسکا جواب دندان شکن
شافی وکافی دیا گیا تہا حتی کہ مولوی احمد علی اور دیگر مخالفین دہرہ دون پر تقریر عاجز کا ایسا
رعب طاری ہوا کہ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ کا مضمون جلسون بحث مین واقع
کرنے لگے ہر چند لکہا گیا کہ حسب شرط مقررہ ومسلمہ کے اعنی ۵ میا ورحمن درمیان سخن پرکا
بند ہونا ضروری ہے لیکن عاجز کو ایک گہنٹہ کی بہی اجازت نہ دی جو اپنی تقریر کو پورا کرتا تب
عاجز نے دوسرے روز کل مضمون کو قلمبند کرکر معرفت منشی سید عبد الرزاق صاحب ندافین
کے مولوی احمد علی صاحب کے پاس بہیجا تب تو ایسا رعب طاری ہوا کہ جواب محرر کو بہی نہ لیا اور
مضمون يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا
وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ کے مضمون پر عامل ہوے تب عاجز نے بعد طے کرنے ان جملہ امور کے
وہ قلمبند کیا ہوا مضمون طبع کرا دیا ہے یا تو آپ اسکی تصدیق کرین ورنہ بدلائل تکذیب کرین
چونکہ آپ وہان ہمجولی مین بیٹھے ہوے مولوی احمد علی صاحب کے اس شبہ مین ہمجولی ہو گئے ہین
(۵) لہذا جواب مراسلت نمبر اول کے آپ ہی بالضرور مخاطب ہین جواب اسکا مرحمت ہو (۴)
آپ کارڈ ۸ اگست مین تحریر فرماتے ہین کہ تمام انبیا کا مس شیطان سے محفوظ ہونا دہرے سے
نکالا گیا ہے نہ اس حدیث سے جسمین ابن مریم کا ذکر ہے - اقول اسبارہ مین جو حدیث متفق علیہ ہے
آپکے نزدیک دیگر انبیاء و اولیاء کلمہ مریم و ابن مریم مین داخل ہین یا نہین اگر داخل ہین جیسا کہ
شراح حدیث لکہتے ہین ومن في معناهما تو پہر اطلاق لفظ ابن مریم کا إمامكم
منكم پر جو مجدد صدی چہار دہم آپ کا مسلم تہا آپکے نزدیک محالات شرعیہ سے
کیون ہو گیا جس کے سبب آپ مکذب اور منکر ہو گئے سبب اولی آپکی تکذیب کا تو یہی واقع
ہوا تہا اور سبب ثانوی کچہہ ہی ہوا اسبارہ مین آپکی تحریر دستخطی اولی موجود ہے اگر انکار ہوگا تو پیش
کیجائیگی اور اگر داخل نہین تو پہر نکیر نصوص بینہ قرآنیہ اس حدیث متفق کے معارض پڑتی ہین اور یہ آپکو
اقرار ہے کہ اس مین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ جملہ انبیا بلکہ تمام مومنین صلحا داخل ہین

صفحہ ۱۳۵ جلد ۱۵ - اشاعۃ السنۃ اس کا کیا جواب ہے جس سے توفیق ہو اور اگر حصر اضافی کہکر
آپ تعارض کو دفع فرماویں تو گزارش ہے کہ آپ حصر کو اضافی کہتے ہیں جو اک تاویل
بعید اور حسب اقرار آپکے خلاف ظاہر ہے اور ہم کہتے ہیں کہ حصر حقیقی ہی ہے جیسا کہ
بظاہر متبادر ہے لیکن مریم و ابن مریم میں جملہ کمل مومنین اور نیز انکی ذریت جو مومنین کامل
ہیں داخل ہیں واطلاق اسم الشئ علی ما یشابہہ فی اکثر
صفاتہ ذائع حسن مسئلہ مسلمہ ہے پس یوں ہی بین النصوص تعارض نہ رہا
اور بخوبی جمع و توفیق ہو گئی پھر اس امام پر مسیح ابن مریم کے اطلاق میں جو حدیث میں وارد ہے،
(۵) آپ کو کونسا امتناع شرعی پیش آگیا جو مکذب ہو گئے؟ (۵) اسی کارڈ میں آپ بنمبر ۲
لکھتے ہیں خسوف و کسوف کی حدیث دارقطنی صحیح نہیں ہے اور وقوع اس کے مضمون
کے مطابق نہیں ہوا مولوی ثناء اللہ اور صوفی عبد الغنی کی تحریرات دیکھو - اقول اس بارہ
میں چند سوال کئے جاتے ہیں - امام محمد باقر علیہ السلام جو راوی اس حدیث کے ہیں بالاتفاق
ان آئمہ محفوظین اور مھتدین سے ہیں جو داخل عترت ہیں اور متمسک کے بارہ میں بموجب
حدیث ثقلین کی احد الثقلین ہیں اور حسب الحکم حدیث سفینہ کے ان کی روایت صحیحہ پر عمل
کرنا طوفان ضلالت سے موجب نجات اور در صورت تخلف وہ تخلف سبب غرق ہی پس اس طوفان
ضلالت کے وقت میں جو شخص انکی روایت مندرجہ کتاب معتمد دارقطنی جیسی پر عمل کرے وہ
غرق ہوگا + یا جو شخص اس سے تخلف کرے بینوا توجروا - اور مشرح طور پر بیان فرمایا
(۶) جاوے کہ مضمون حدیث کیا ہے اور وقوع کیونکر ہوا ہے - (۶) اس حدیث کا ارسال
یا انقطاع جو کچھ ہوا امام محمد باقر علیہ السلام کیطرف نسبت کسوجہ سے ہے - وثوق و صحت و شہرت
حدیث اسکا سبب ہے یا ضعف حدیث لبشق اول یہ حدیث کیوں نہیں تسلیم کیجاتی ہی
اور لبشق ثانی امام محمد باقر علیہ السلام نے جو حدیثیں مندرجہ بنمبر پانچ کے مصداق ہیں ایسی
ضعیف خبر کو کیوں روایت کیا اور پھر امام دارقطنی جیسے محدث نے جسنے صحیحین کو

+ حاشیہ شاید آپ کوہ شملہ پر اسی واسطے رونق افروز ہوے جیسا کہ پسر نوح نے کہا تھا ساوی الی
جبل یعصمنی من الماء مگر یاد رکھو کہ جواب اسکا یہی ہے لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم - منہ

بھی انتقاد سے نہیں چھوڑا اُس نے اپنی کتاب میں جو معتبر بین المحدثین ہے کیوں داخل کیا - اور اگر داخل بھی کیا تھا تو اُس کے ضعف پر جیسا کہ اُس کی عادت ہے اور نیز امام حدیث کا فرض منصب ہے کیوں نہیں مطلع کیا حال ائمہ ہر ایک ہو فن پر خصوصاً ایسے امام فن پر تحقیق و تبیین ایسی حالت میں بحکم نص قرآنی واجب اور فرض ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایھا الذین آمنوا

(۷) ان جاءکم فاسق بنبإ فتبینوا + (۷) جو پچاس سوالات آپ نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے الہامات پر کئے ہیں وہ اس پیشگوئی مندرجہ دارقطنی پر بھی وارد ہو سکتے ہیں یا نہیں شق اول اب تک آپ ایسے کیوں غافل رہے انہیں سوالات کو اس پیشگوئی مندرجہ دارقطنی پر بھی وارد کر دیا ہوتا اور جو آپ صوفی عبد الحق اور مولوی ثناء اللہ پر حیلہ حوالہ جوابدہی کا کر رہے ہیں اُس سے بھی سستی چھوٹ جاتی اور شق ثانی پر آپ ہی فرمایئے کہ پیشگوئی مندرجہ قرآن مجید اب بھی صادق ہوئی یا نہیں قال اللہ تعالیٰ یقول الانسان یومئذ این المفر یاد رہے کہ حسب ارشاد جل وعلا وقت خسوف اور کسوف سے ایسے دلائل قاہرہ اور براہین باہرہ الشان مخالف پر حضرت اقدس کی طرف سے وارد ہوتے رہینگے کہ اسکو کوئی مفر نہ ملیگا تا کہ یہ پیشین گوئی مندرجہ قرآن مجید اتم درجہ پر

(۸) پوری ہوتی رہی (۸) اگر آپ کی طرف سے کہا جاوے کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ امام محمد باقر علیہ السلام کا ایک قول ہے تو یہ آپ کا عناد موجب انواع فساد ہے کیونکہ اول تو امام نے یہ تصریح نہیں کی کہ یہ میرا قول بذریعہ الہام و کشف کے ہے ثانیاً ایسی عظیم الشان پیشگوئی جس میں اجتہاد کو کسی طرح دخل نہیں اور جس سے ایک اہم مسئلہ مجددیت و مہدویت مہدی آخر الزمان کا ثابت ہوتا ہے نہ نجوم و جوتش سے ہو سکتی ہے نہ رمل و جفر سے نہ قیاس و اجتہاد سے سوائے مخبر صادق کے اپنی امت کے ایک رجل عظیم الشان مہدی کی نسبت ایسی پیشگوئی کون کر سکتا

+ حاشیہ خود صحیح مسلم میں موجود ہے واعلم وفقک اللہ ان الواجب علی کل احد عرف التمییز بین صحیح الروایات وسقیمها وثقات الناقلین لها من المتهمین ان لا یروی منها الا ما عرف صحة مخارجه والستارة فی ناقلیه وان یتقی منها ما کان منها عن اهل التهم والمعاندین من اهل البدع ۱۲ - منہ

ہے اذ لا مجال للاجتہاد فیہ پس یہ اثر حکم مین حدیث مرفوع کے ہی ہیگا کما
برہن علیہ فی محلہ اعنی علم الاصول۔ سلمنا لیکن ادنی درجہ یہ ہے کہ
امام محمد باقر صاحب علیہ السلام کو ہی بذریعہ کشف و الہام صحیح کے یہ مضمون معلوم ہوا اور انکا
الہام پورا ہو کر واقع ہی ہوگیا تو پہر اسکی تسلیم کرنے مین آپ کو کیا عذر ہے۔ (۹)
اگر مولوی ثناء اللہ اور صوفی عبد الحق صاحب نے اس اجتماع خسوف وکسوف کا جواب
شافی وکافی لکہا ہے تو پہر انکو حضرت مرزا صاحب سے دو ہزار روپیہ اشتہار کے لینے مین کیون
تامل ہے اور آپ نے اس انعام کے دلوانے مین کیون نہین کوشش کی۔ اب حضرت شیخ بٹالوی
صاحب یہ دونو صاحب تو اپنی تحریرون کو شایع کر کر پچہتا رہے ہین کیونکہ جو عوام کے ذہن
مین ان کے علم کی نسبت کچہ خیال ہی تہا وہ اس تحریر سے مثل حرف غلط کے سب حک
ہوگیا ع تا مرد سخن نگفتہ باشد ۔ عیب و ہنرش نہفتہ باشد ۔ ان بیچارون نے تو اپنے
دل کے کچہ بخاران تحریرون سے نکال ہی لئے لیکن آپ سے تو اتنا بہی نہ ہو سکا اب تک
انکی تحریر دیکہکر حیلہ وحوالہ ہی کئے جاتے ہو شرم شرم افسوس افسوس۔ (۱۰)
بعض آپ کے ہم مسلک جو کہتے ہین کہ یہ کسوف وخسوف جو امارہ مہدی کی ہے اپنی
تواریخ مقررہ اور اوقات مقدرہ مین نہین ہوگا بلکہ خلاف حساب نجوم ومخالف اوضاع
مقررہ شمس وقمر کے واقع ہوگا اگر یہ جواب آپ کے نزدیک صحیح ہو تو اولاً اسکا پتہ ونشان
اصل الفاظ حدیث صحیح یا حسن یا ضعیف سے ہی بحوالہ کتاب معتبر حدیث نقل فرما کر ممنون
فرمائے کیونکہ آپ محدث جو ٹہیرے اور ثانیاً جو تعارض اس مضمون کا آیت ذیل سے لازم آتا ہے اسکو
بہی دفع فرما کر توفیق و تطبیق بین المتعارضین کر دیجئے فرمایا اللہ تعالی نے والشمس
تجری لمستقر لہا ذلک تقدیر العزیز العلیم والقمر قدرناہ
منازل حتی عاد کالعرجون القدیم لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک
القمر ولا اللیل سابق النہار وکل فی فلک یسبحون یعنی اور سورج چلتا ہے
اور چلیگا ان مکانون مین کہ مقرر ہے واسطے اسکے یہ ہی اندازہ کرنا غالب جاننے
والے کا اور چاند مقرر کر دین ہین ہم نے اسکی منزلین یہانتک کہ ہو جاوے مانند شاخ کہجور

سو کبھی کے نہین سورج کہ لائق ہو واسطے اُس کے کہ پالیوے چاند کو اور نہ رات آگے
ہونے والی ہے دن کے اور سب بیچ آسمان کے چلتے پہرتے ہین۔ پس جبتک نظام
دنیا کا قائم ہے اس کے برخلاف کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اس آیت مین
اپنا قانون انتظام دنیا کا جو کچھ مقدر ومقرر فرما دیا ہے اسکا کوئی دوسرا شریک تو نہین جو اسکے
مخالف کرسکے صدق اللہ تعالی لو کان فیہما الھۃ الا اللہ لفسدتا (١١) (١١)
ان البتہ بعض اخبارات انگریزی معتبر مثل پائنیر وسول ملٹری گزٹ نے اس اجتماع خسوف و
کسوف کو متشکل باشکال عجیبہ وصور غریبہ کر کر لکھا ہے جس سے ثابت ہے کہ یہ خسوف وکسوف
ایک نئی شکل اور جدید ہیئت سے واقع ہوا ہے تو ایک طرح کا خرق عادت بھی اس اجتماع
مین حاصل ہو گیا اور پھر یہ کتنا بڑا خرق عادت ہے کہ ابتدائے پیدائش زمین و آسمان سے یہ اجتماع کذائی
ماہ رمضان المبارک مین کسی مبعوث من اللہ اور مہدی کی اثبات مہدویت کے واسطے واقع
نہین ہوا ومن ادعی فعلیہ البیان دیگر گذارش یہ ہے کہ اس بارہ مین آپ خود متکفل
جواب کیون نہین ہوگے جو حیلہ وحوالہ ثار اللہ وغیرہ کا ہونے لگا باوجودیکہ اشاعۃ السنہ جلد ١٤
صفحہ ١٢ مین یہ تمام کام آپ نے خود اپنے ذمہ لیلیا ہے وہو ہذا (اس خدمت کو اسی عاجز کے سپرد
کردین اور خود اس کے لئے ملکہ دوش مور ہین خاکسار اُس کے الزام وافحام کے طریق سے بخوبی
واقف ہو چکا ہے آخر تک) آپ کی حرکات وسکنات مین ایسا تہافت اور تعارض
کیون ہے اور یہ حالت یتخبطہ الشیطن من المس ابھی سے کیون پیدا
ہوگئی اب بھی تدبر سے اپنی حالت کی اصلاح کرو ورنہ ہلاکت درپیش ہے (١٢) مہدی (١٢)
خیالی کے بارہ مین جو احادیث وارد ہین وہ اکثر مجروح ومقدوح ومضطرب ہین الا ماشاء اللہ
اور صحیحین مین مہدی موعود خیالی کا کہین پتہ ونشان نہین پھر یہ احادیث ضعاف باوجودیکہ
متعارض ومتناقض بھی ہین کیون تسلیم کیجاتی ہین باوجودیکہ لا المہدی الا عیسی
بن مریم بھی موجود ہے اور یہ حدیث دارقطنی جسکا مصداق بھی واقع ہو گیا اور مطابق
قرآن مجید بھی ہے اور کوئی دوسری حدیث اس کے متعارض بھی نہین اور تخمینا ایک ہزار
برس کی کتاب مؤلف مین وہ لکھی ہوئی تھی کیون نہین قبول کیجاتی تلک اذا قسمۃ

ضیزی شاید یہین وجہ ہو کہ آپ بہی مہدی خیالی کے قائل نہ ہے اگر اس سے انکار
(۱۳) کروگے تو ہمارے پاس اس کا ثبوت موجود ہے (۱۳) آئمہ نقاد فن حدیث اور وہ بہی
دارقطنی جیسا امام ناقد بصیر فن حدیث کا علیم و خبیر جس حدیث پر سکوت کرے کیا ایسی حدیث
مسکوت عنہ آپکے نزدیک ضعیف ہونی ہے اندرینصورت ان مقتداؤن آئمہ حدیث کا
کیا اعتماد اور اعتبار رہا بلکہ علم حدیث ہی بموجب آپکے زعم کے امن جاتا رہا انا للہ وانا الیہ
راجعون کہ علم حدیث آپکے نزدیک سب گاؤ خورد ہوگیا اسبارہ مین جوکچہہ آپکا مختار ہو
(۱۴) مبرہن طور پر باتفاق علمار اصول حدیث بیان کیا جاوے - (۱۴) تعلیمات اسلامی خصوصا
اخبار پیشین گوئی مین محکمات اور متشابہات مثل آیات قرآنی کے دونون پائی جاتی ہین یا نہین
مراد سائل کی محکمات سے وہ نصوص ہین جو بدلائل واضحہ متعین المعنی ہون اور متشابہات سے
مراد ذو الوجہین یا ذو الوجوہ ہے - اب سوال یہ ہے کہ آپکے نزدیک متشابہات کا رد کرنا طرف محکمات
کے ضروریات سے ہے یا ضرور نہین اور اس رد کے واسطے کچہہ رسوخ علم کا ہونا بہی ضروری ہے
یا نہین یعنی علاوہ راسخین کے عوام علما بہی اس تک پہنچ سکتے ہین اسباب مین جوکچہہ آپ کا
مختار ہو برہان سے بیان فرمایا جاوے ولنسبق ثانی آپسے جواب طلب ہے ان شواہد عشرہ کا جو ہم
اول حصہ اعلام الناس مین لکہہ آئے ہین اور یہ بہی مدلیل بیان کیا جاوے کہ جب کوئی
پیشین گوئی ذو الوجہین و ذو معنیین کسی ایک وجہ پر واقع ہو جاوے تو اسکی تکذیب کی
(۱۵) کیا وجہ ہے (۱۵) اگر آپکے نزدیک حدیث دارقطنی ضعیف ہے یعنی اسناد کی
رو سے تو کیا مضمون حدیث بہی غلط ہے اندرینصورت آپ پر ضرور ہے کہ تغلیط مضمون کی
کسی واقعہ تاریخیہ معتبرہ سے ثابت کیجاوے کیونکہ بالاجمال مضمون حدیث کا قرآن مجید سورہ
قیامت مین بہی مذکور ہوچکا ہے اور یہ حدیث اس اجمال کی بیان واقع ہوئی ہے اور ضعف
اسناد حدیث کا مستلزم غلطی مضمون حدیث کو نہین ہوتا ہے کما لا یخفی علی ذوی البصائر
(۱۶) (۱۶) اس پیشین گوئی عظیم الشان کا ٹہیک تیرہ سو برس کے بعد واقع ہونا آپکے نزدیک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے یا نہین اگر ہے تو پہر حضرت مرزا صاحب کی مہدویت
بہی ثابت ہوگئی اور مخالفین اسلام پر بہی ثبوت حقیت نبوۃ حضرت خاتم النبین صلی اللہ

علیہ وسلم حجت روشن سے ہو گیا ؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ اور اگر آپ اس پیشگوئی کے وقوع کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تسلیم نہیں کرتے تو کیا وجہ کوئی وجہ اس کی نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اگر تسلیم ہی کیا جاوے کہ یہ پیشین گوئی حدیث مرفوع حکماً نہیں ایک الہام یا کشف واضح امام محمد باقر علیہ السلام کا ہی ہے لیکن یہ تو مسلمات سے ہے کہ کرامت کسی ولی یا امام امت کی جو متبع اپنے نبی کا ہوتا ہے معجزہ نبی کا ہی ہوا کرتا ہے تو پھر بھی معجزہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو گیا اور پھر ہمان آش در کاسہ لازم آیا یعنی حضرت اقدس مرزا صاحب کی مہدویت بھی اس سے ثابت ہو گئی ورنہ نشان کسی دوسرے مدعی مہدویت و مجددیت کا مع سامان تجدید دین کے اس صدی چہاردہم میں بتلاؤ جو آپ کو بھی مسلم ہو اور یاد کرو حدیث إن الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها (۱۷) بعض آپ کے ہم مسلک کہتے ہیں کہ یہ اجتماع خسوف و کسوف رمضان میں جو ہوا اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ مہدی موعود کی امارات بینہ سے ہی ہے مگر اس سے یہ کب لازم آیا کہ مرزا صاحب ہی مسیح موعود ہیں ہو سکتا ہے کہ مہدی موعود پیدا ہو گئے ہوں اور چالیس برس کی عمر میں دعوائے مہدویت کریں۔ اگر آپ بھی اس قول میں ان کے شریک ہیں تو پھر فرمائیے کہ اس حدیث متفق علیہ کے کیا معنی ہوں گے انهما لا ينخسفان لموت احد ولا لحياته۔ اور ہمارے مسلک پر تو مطلب صاف ہے کیونکہ یہ دونوں نشان خسوف و کسوف حسب احادیث صحاح کے واسطے تخویف و انذار اہل طغیان و عصیان کے ظاہر ہوتے ہیں تو واسطے فیصلہ کرنیکے درمیان مہدی موعود اور اس کے مخالفین معاندین و مکفرین کے واقع ہوئے جس سے مخالفین معاندین کو تخویف و انذار حاصل ہوا اور لام انتفاع سے جو ان لمهدينا آیتین میں واقع ہے یہی مہدی موعود و فیصلہ ہونا ثابت ہوا وھو المدعا۔ اہل عقل جانتے ہیں کہ ہر ایک ذرہ ذرات صحیفہ کائنات کا اللہ تعالی اور اس کے راستہ کیطرف طرح طرح سے رہبری کر رہا ہے

؎ وفي كل شيء له آية تدل على انه واحد

تنبیہ

ناظرین غور فرماویں لفظ ان لمهدينا میں جو اشارہ کرتا ہے اس بات پر کہ اس امت میں

۹۷ رواه الحاكم [illegible] في المستدرك [illegible] نقلت من [illegible] (۱۷)

مہدی یعنی مجدد کثرت سے ہون گے لیکن ہمارا مہدی جو ایک شان خاص کے ساتھ موعود ہے
جسکو ہم بسبب عظمت شان کے اپنی طرف منسوب کرتے ہین اسکی ثبوت حقیقت کے لیئے دو
آسمانی نشان ہین آخر حدیث تک - (۱۸) اسباب انقلابات اور موجبات تغیرات (۱۸)
عالم کے آپکے نزدیک صرف وہی اسباب ہین جو فلاسفرون اور نیچریون کے نزدیک ہین
یا خیر و شر ہدایت و ضلالت ایمان و عصیان بنی آدم اور ملکون کو بہی اسمین کچھ دخل ہے
بشق اول اُن نصوص بینہ کے کیا معنی ہون گے جنہین ان تغیرات اور حوادث کو مربوط
کیا ہے **بما کسبت ایدی الناس** کے ساتھ - اور بشق ثانی جب کہ یہ اجتماع
خسوف و کسوف کا موجب ایما اور مشاہدتون کے تہدید شدید کے ساتھ مخوف اور
منذر ہے تو پھر آپنے باوجود دعوی اتقا و علم کے اس تزاع عظیم الشان بین المسلمین مین
جو آپ کیطرفسے واقع ہو رہا ہے خوف و خشیت الٰہی پیدا کر کر خود تدبر اور غور کیون نہین
کیا اور بعد تخویف آسمانی کے بہی اس میدان کربلا مین اب خائف اور متقی ہو کر داخل ہوتے ہے

کور کورانہ مرو در کربلا تا نیفتی ادحسینؑ اندر بلا

پھر حیلہ و حوالہ مولوی ثناء اللہ اور صوفی عبد الغنی پر کیون کیا باوجودیکہ بانی مبانی ان سب
نزاعون کے اصل مین آپ ہی ہین اور اس خدمت کا عہدہ صرف آپ ہی کا فرض منصب اور
ڈیوٹی ہو گیا ہے پھر یہ حیلہ و حوالہ کیون ہے ولنعم ما قیل ؎ کار پاکان روشنی دگرمی ست ہا
کار دونان حیلہ و بیشرمی ست ہا (۱۹) آپکے نزدیک اصطلاحات حدیث مثل صحیح حسن ضعیف (۱۹)
وغیرہ کے اپنی اپنی شرائط قرار دادہ کے بموجب باعتبار اسناد کے ہین یا جو حدیث باعتبار
اسناد کے غیر صحیح ہو وہ نفس الامر مین بہی غلط یا موضوع ہو جاتی ہے - بشق اول کب ضرور ہے
کہ غیر صحیح حدیث متمسک بہانہ ہو احادیث حسان بلکہ بعض کے نزدیک احادیث ضعاف
پر بہی دار و مدار اکثر حصہ اسلام کا ہے اور اکثر فضائل احکام اسلامیہ منوط با حادیث ضعاف ہی
ہین جو واسطے نجات آخرت کے اُن پر جمہور اسلام کا عمل درآمد ہو رہا ہے پھر آپکا اس حدیث کو یہ
کہدینا کہ غیر صحیح ہے **ایک دجل عام فریب ہے یا نہین ہے** ذرہ انصاف
اور تقوی سے اسکا جواب دو - اور پھر یہ بہی لحاظ رہے کہ متکلمین نے جو مسئلہ مہدی کو عقائد

مین داخل کرلیا ہے اسکی احادیث پہلی آپکے نزدیک ضعیف نہین - اور بشق ثانی تمام آئمہ محدثین جنہون نے اپنی کتب حدیث مین احادیث حسان اور ضعاف کو بہر کر رکہا ہی آپکے نزدیک مرتکب صدہا محرمات کے ہوگئے کیونکہ بحسب زعم آپکے انہون نے صدہا حدیثین غلط یا موضوع کتابون اپنی مین درج کین جس سے تمام ہمت اغلوطات مین پڑگئی لیکن یہ تو باتفاق غلط ہے تو پس معلوم ہوا کہ آپنے ابھی تک ان اصطلاحات حدیث کو نہین سمجہا ہے اور نہ ان اسرار اور معارف تک آپکا فہم پہنچا ہے جنکے سبب آئمہ حدیث احادیث ضعاف کو اپنی کتب مین لاتے ہین

ای شیخ بطال اسناد کے ضعف سے مضمون حدیث کا ضعف یا غلط ہونا کب لازم آتا ہے جائز ہے کہ وہ مضمون ایسا واقعی ہو کہ واقعات یقینیہ اسکی شہادت دے رہی ہون اور نیز جائز ہے کہ عقل اس کے حسن و صدق پر قطع واجب کرتی ہو اور نیز جائز ہے کہ اسکا صدق کسی علم یقینی ریاضی جاگرفی ہئیت وغیرہ سے ثابت ہو اور نیز جائز ہے کہ **قرآن مجید** اسکا مصدق ہو اور نیز جائز ہے کہ الہام و کشوف اولیاء امت یا تجربہ و تاریخ معتبرہ اس کی مصدق ہوگئی ہون جیسا کہ ریویو **براہین** مین الہام کی نسبت تو آپ بہی اس کے مقر ہین وغیرہ وغیرہ یہی وجہ ہے کہ جملہ آئمہ کبار محدثین احادیث ضعاف کو اپنی مولفات مین لاتے ہین انکا یہ فعل پر از حکمت لغو یا حرام نہین ہو سکتا جیسا کہ آپکے مسلک کے بموجب لازم آتا ہی اور اس امر کی مثالین تو بہت کثرت سے پائی جاتی ہین کہ کوئی حدیث ایک اسناد سے ضعیف ہے بلکہ موضوع ہی دوسری اسناد سے صحیح یا حسن ہوگئی ہے پھر جبکہ غیر صحیح حدیث کی یہ شان ہی جو بطور اختصار اوپر لکھی گئی تو اب آپ کا اس حدیث دارقطنی کو غیر صحیح لکھکر ٹالدینا ایک فریب اور دجل عظیم نہین تو اور کیا ہے (۲۰) جس حدیث کی تضعیف پر آئمہ فن نے سکوت کیا ہی متاخرین جو کتب اسماء الرجال کو دیکھکر حدیث پر جرح و قدح کردیتے ہین کیا متاخرین کی اس جرح و قدح سے وہ حدیث ضعیف ہوسکتی ہے اور کیا ہم آئمہ فن حدیث پر یہ تہمت لگا سکتے ہین کہ باوجود مجروح ہونے رواۃ کے انہون نے ضعف حدیث پر اطلاع نہین دی اور باوجود مقتدا اور امام فن ہونیکے اپنے فرض منصب کو ادا نہین کیا یا درصورت سکوت آئمہ فن یہ سوء ظن انپر نہین کر سکتے اگرچہ کوئی راوی اسناد کا ضعیف ہی نکل آوے کیونکہ آئمہ فن نے جس حدیث

کے اظہار ضعف سے سکوت کیا ہے انہون نے دیگر قرائن اور ادلہ سے اسکی تصحیح کرلی ہے ورنہ ہرگز سکوت نہ کرتے لیشق اول ہم کہتے ہین کہ بعض روات اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی صحیح بخاری کے بہی ایسی مجروح ہین کہ زیغ مذہب خروج یا رفض مین مطعون ہین پہر بغیر اختیار کئے ہوے شق ثانی کے کیا وجہہ ہے جو اصح الکتب اپنے مرتبہ اصحیت پر باقی رہی بینوا توجروا (۱۳) آپکے نزدیک مسیح موعود یا مہدی مسعود جو آنیوالے اسکی تصدیق نظریات سے ہے یا بدیہیات سے لبشق اول بیان فرمایا جاوے کہ اس کے حصول تصدیق کے واسطے کون کون سے اصول اور قواعد یعنی مقدمات ہین جنکی ترتیب سے یہ تصدیق نظری حاصل ہوجاوے اور جبکہ آپکا مسیح موعود اور مہدی خیالی آ دیگا تو اسکی تصدیق آپ کیونکر حاصل کرینگے کیونکہ آپنے نہ مسیح کو حیات اولی مین دیکہا ہے جو پہچان سکین اور نہ مہدی کے لئے کوئی ایسا معرف جامع و مانع موجود ہے جس سے ہمکو اسکا تصور حاصل و معلوم ہوجاوے یہ امر بہی بین طور پر بیان فرمایا جاوے کیونکہ ابہی تک آپنے رسائل اشاعۃ السنہ مین کوئی بیان جامع و مانع معلوم تصوری یا تصدیقی ذکر نہین کیا جسکے ذریعہ سے مسیح موعود اور مہدی مسعود خیالی کی تصدیق منتظرین کو اپنے وقت پر معلوم و حاصل ہوجاوے اور یہ بہی ارشاد ہو کہ اسوقت مین آپ دوسرے لوگون کو نظر و غور کرنے سے کیون روکتے ہین کیونکہ اسصورت مین تو تصدیق اسکی نظریات سے ہے جسکے مکلف سب اہل عقل ہین بلکہ آپ جیسے رفارمر پر تو ضروری تہا کہ سب کو نظر و غور کرنیکی تاکید فرماتے آپنے اول سے اول بلا غور فتوی تکفیر کا لکہہ مارا اور بغیر نظر و غور کئے ہوے مَنَّاعٌ لِّلْخَيْرِ ہوگئے سلمنا کہ آپنے نظر و غور کرلیا تہا تو بہی جائز ہے کہ بسبب نظری ہونے مسئلہ کے آپ صواب پر نہون اور آپکو خطا ہوگئی ہو اور مخالفین آپکے مصیب ہون یہ تو ادنی درجہ ہے ورنہ ہم کہتے ہین کہ جن عوام خواص علمانے تصدیق کرلیا ہے وہ اپنی تصدیق مین بالضرور مصیب ہین کیونکہ انہون نے بعد نظر اور غور کامل کے تصدیق کی ہے کیونکہ انسان کی جبلت ہے کہ کسی مسئلہ نظری کو جو جدید پیش آجاتا ہے اسکو بعد نظر اور غور کامل کے ہی قبول اور تسلیم کیا کرتا ہے نہ بلا تامل ہان انکار مین البتہ یہ صورت پیش آجاتی ہے کہ نظر اور غور کامل اکثر نہین کیجاتی دیکہو تمام انبیاء اور انکے مخالفین کی

ہوا نسخ عمری کو سلمنا کہ مصدقین اپنے اجتہاد میں خطا پر ہیں لیکن وہ جناب الٰہی میں ماخوذ نہ
ہوں گے کیونکہ انہوں نے مخبر صادق کی ایک پیشین گوئی کو بعد نظر کامل کے تصدیق کیا ہے
اور مخالفین نے اسکی تکذیب بلا تامل کر دی قال اللہ تعالیٰ وَقَدْ جَاءَكُم
بِالْبَيِّنٰتِ فَإِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَإِنْ يَّكُ صَادِقًا
يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ
اور بشق ثانی یعنی اگر بدیہی ہے تو پھر اُن کی تصدیق کے واسطے مکلف ہونیکے کیا معنی ہیں
کیونکہ بدیہیات کی تصدیق و تسلیم میں کوئی اجر و ثواب نہیں ہوتا ہے دیکھو چاند سورج
و آسمان جو مشاہد ہونیکے سبب بدیہی ہیں اُنپر ایمان لانے سے کچھ اجر و ثواب نہیں ہے
اور اسصورت میں یہ بھی سوال ہے کہ جملہ انبیا حتی کہ سید الانبیاء کی تصدیق تو نظریات میں
داخل رہی مسیح اور مہدی کی تصدیق بدیہیات سے کیونکر ہو گئی بینوا توجروا (۴۴) اسناد
اس حدیث کی جملہ طرق کا آپنے استقرا کر لیا ہے یا نہیں بشق اول ہر ایک طریق اسناد کو محدثانہ
طور پر مفصل بیان فرمایا جاوے اور جرح و توثیق رواۃ کو مشرح کیا جاوے تا کہ ضعف حدیث کا واضح
ہو جاوے حجج الکرامہ میں تخریج اس حدیث کی نعیم ابن حماد اور ابو الحسن حربی اور حافظ ابو بکر ابن احمد
ابن الحسن اور بیہقی کیطرف منسوب کی ہے انہیں محدثین کے طرق اسناد کو مع جرح و توثیق رواۃ
بیان فرمایا جاوے۔ اور بشق ثانی آپ اُسکی ضعف کا حکم باوجود سکوت امام فن کے کیونکر
لگا سکتے ہیں کیا آپ کی حدیث دانی امام دارقطنی صاحب سے بھی بڑھی ہوئی ہے ای شیخ
بطال اگر آپ سے کسی ایک حدیث کی بھی اسناد مع جرح و توثیق رواۃ اسناد مندرجہ حدیث
دریافت کی جاوے تو زبانی ہرگز ہرگز بیان نہ کر سکیں گے اگر آپ کو دعویٰ ہو تو ایک جلسہ منعقد
کیجئے عاجز اُس جلسہ میں صحاح ستہ میں کی کسی ایک حدیث کی اسناد آپ سے دریافت کریگا
اگر آپنے بشرح صدر بیان فرما دی تو میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ کو محدث جانکر حدیث
متنازع فیہ کا ضعف آپکے ہی حکم سے تسلیم کر لوں گا اور دس روپے شکرانہ
میں پیش کرونگا اور اگر آپ سے ایک حدیث کی اسناد بھی بیان نہ ہو سکی جو بشرح صدر ہو
تو آپکو اقرار کرنا پڑے گا کہ مجھسے محدثانہ طور پر ایک حدیث بھی نہیں آتی انگلی کاٹ

کہ شہیدون مین داخل ہوگیا ہون اور ناحق کسی کو سارٹیفکٹ مولویت کا اور کسی کو منشی گری کا اور کسی کو شیخ العرب والعجم کا خطاب دے رہا ہون اور اگر آپ سے اس امر کی عہدہ برائی نہ ہوسکے تو حضرت شیخ العرب والعجم سے ہی اس سوال کا جواب طلب فرمایا جاوے اور اگر وہ بہی عہدہ برآ نہو سکین تو پھر آپکو ضرور ہے کہ جن احادیث پر آئمہ فن نے سکوت کیا ہے اُنکی تضعیف سے باز رہو اور شرم و حیا کو جو جزو ایمان ہے ترک نکرو اور اگر کہو کہ بعد تدوین کتب حدیث کے جو آئمہ فن انجام دے چکے ہین ہمکو اسناد کا یاد کرنا کچہہ ضروری نہین ہے صرف تبرک کے طور پر کتب مولفہ کی سناد کسی عالم محدث سے لے لینا کافی ہے تو یاد رکھو کہ پھر تمکو یہ منصب بہی ہرگز ہرگز حاصل نہین ہوسکتا کہ جس حدیث پر آئمہ فن نے سکوت فرمایا ہے اُسکی تضعیف اپنے حکم سے کردو (۴۴) مہدی موعود کا بنی فاطمہ سے ہونا آپکے نزدیک ضروری ہے یا نہین بشق اول اُن احادیث کی کیا تاویل ہے جنمین مہدی کا بنی عباس سے ہونا معلوم ہوتا ہے جو تاویل علماء سابق کر گئے ہین وہ تسکین بخش نہین ہے اور پھر یہ سوال ہے کہ اُسکا بنی فاطمہ سے ہونا صرف بذریعہ سلسلہ امہات کے ہی کافی ہے یا سلسلہ آباء مین بہی ضروری ہے کہ بنی الحسین سے ہو اور یہ سلسلہ نسب اُس کا جو تیرہ سو یا چودہ سو برس یا زائد کا ہوگا کسی دلیل قطعی سے معلوم کیا جاویگا یا صرف بذریعہ اخبار و تواریخ احاد ظنیات یا شکیات سے ہی ہوگا یا خاص لوگو پر وحی و الہام ہوگا کہ یہ مہدی بنی فاطمہ یا بنی عباس سے ہے اور عام کے واسطے آسمان سے آوازین آوینگی کہ یہ مہدی بنی فاطمہ یا بنی عباس سے ہے یا ثبوت مہدویت سے ہی ثبوت نسب مانا جاویگا یا کوئی ایسی تاویل کی جاویگی جیسا کہ بعض صحابہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور اُنکی مان کو اہلبیت مین سے شمار کر لیا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعریون کے واسطے فرمادیا فهم مني وانا منهم دیکھو صحیح مسلم اور اسی طرح کا کلام حضرت سلمان کیواسطے بہی فرمایا گیا ہے اس بارہ مین جو کچہہ آپنے تحقیق کر لیا ہو مشرح بیان فرمایا جاوے پھر ان احادیث متعلقہ نسب مین جو اضطراب ہے تو یہ احادیث مضطربہ کیونکر قابل تمسک و ستاویز کے ٹہر سکتے ہین کیا ایسے ہی اضطرابون کا نام آپنے تواتر رکھا ہے جسکو امام شوکانی نے بہی تواتر قرار دے لیا ہے حیث قال فتقرر بجميع ما سقناه في هذا ان الاحاديث الواردة في المهدي المنتظر متواترة اور واضح ہو کہ ہم کو احادیث

مہدی کے متواتر ہونے مین کلام ہی۔ ان کے صحیح ہونے مین جو بعض محدثین کے نزدیک ہین
اور لیشق ثانی ان احادیث کو جو ان کے نزدیک متواترات سے ہین کیا کیجئے گا اس سوال
کا جواب محققانہ دیا جاوے نہ مقلدانہ بتقلید امام شوکانی وغیرہ کے (۴۳) وقت مباحثہ بٹالہ
جو آغاز سنہ ۱۸۹۳ء مین ہوا تھا اور آپ نے اُسکو ناتمام چھوڑ کر فرار کیا تہا چند مطالبات عاجز نے
کئے تھے انکا جواب باوجود گذر جانے مدت دراز کے آجتک آپسے نہین ہوسکا اس خط مین
بالفعل برائے یاد دہانی جناب کے صرف ایک ہی مطالبہ نمبر ۱ منجملہ ان کے لکھا جاتا ہی باقی
پھر سہی یار بانی صحبت باقی اور وہ یہ ہی کہ آپ نے کسی مجدد مشخص خاص زمانہ ماضی کا نام جو
ان علامات[لہ] اور اوصاف مذکورہ کے ساتھ ممتاز و متصف ہو ذکر نہین کیا جو عاجز کو اس نظر کرنیکی
گنجایش ملتی کہ علماء معاصرین نے اسکی تکفیر و تضلیل کی ہے یا نہین لہذا آپ پر یہ امر ضروری ہے
کہ اس مجدد کی تعیین فرماوین اور اس کی مجددیت کے مدعی بنین تا کہ اسکی تجدید مین بھی نظر کیجاوے
اور پھر اس کے معاصرین علما کیطرف سے جو اسکی تکفیر و تضلیل اگر ہوئی ہو نظر ڈالی جاوے اور پھر
درباره ثبوت ولایت و مجددیت اُسکا مقابلہ مجدد دجال مختلف فیہ سے کیا جاوے۔ اور یہ بھی ضرور
تحریر فرمائے کہ اس مجدد کا کمال ایمان و ولایت و نیز کمال اسلام آپکو کیونکر متیقن ہوا آیا آپکو
اُسکی تجدید اور ولایت کی نسبت وحی و الہام ہوا ہے یا کسی اور دلیل ظنی یا یقینی سے اس کے
کمال ایمان اور اسلام کا تیقن تا وفات اس کے حاصل ہوا وہ دلیل ظنی یا یقینی کونسی ہے۔
یا صرف ابتداء حسن ظنی کے طور پر اسکی ولایت اور مجددیت کو تسلیم کیا گیا اور بعد ظہور دیگر
قراین اور ادلہ کے اس کی مجددیت مرتبہ یقین قطعی کو پہنچ گئی فقط

اسے ناظرین غور کرنیکی جگہ ہے کہ قریب تین سال کے گذر گئے کہ عاجز نے حضرت شیخ
بطال سے پانچ مطالبات کئے تہے منجملہ ان کے ایک یہ بہی مطالبہ تہا مگر آجتک اس ایک
مطالبہ کا جواب بہی شیخصاحب نے عطا نہین فرمایا مع ہذا نام اس مباحثہ کا بطور عنوان کے یون
قائم کیا ہے (بٹالہ کا مباحثہ اور اس سے ایک حواری یعنی عاجز کی گریز) ناظرین منصفین تو خوب
سمجھ گئے ہونگے کہ گریز کس کی جانب سے ہے۔ آگے رہین دجال صاحب کی تحریفات جو عاجز کے
خطوط لاثانی مین کین ہین اسکی خبر انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ لیجاویگی باوجود اس لیاقت اور استعداد علمی کے

لہ یعنی وہ علامات و اوصاف خاص مجدد کے جو شیخصاحب نے اپنے خط مین لکھی تہی ۱۲ منہ

اب پھر مباحثہ کی درخواست ہے شرم شرم شرم لیکن عاجز تاہم بعد جواب باصواب
خط ہذا آگے حاضر ہے امرتسر یا لاہور تشریف لے آئے اسا در واضح خاطر عاطر ناظرین ہو کہ
پنجم اعلام الناس یعنی ازالۃ الغبن المعنوی عن عین الملکفر البطالوی ہمارے پاس
طیار رکھا ہوا ہے لیکن جب کہ شیخ بطال نے ہماری ایک رسالہ کا جواب باوجود انقضاء مدت
قریب پانچ سال کے نہین دیا تو پھر ہم اسکو شایع کر کر کیا کرینگے جو رسائل ہمارے دیگر علماء
مخالفین کے مقابل مین لکھے گئے ہین ہم اسکا جواب شیخ بطال سے طلب نہین کرتے
ان کی مخاطب وہی علماء مخالفین ہیں لیکن جو رسایل خاصکر اس بطال کے ابطال مین
لکھے گئے ہین انکو یا تو تصدیق کرے ورنہ درصورت تکذیب بدلائل جواب لکھے (۲۵) (۲۵)
بشارات حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی کتب بیبل مین باوجود محرف ہونیکے اتبک
پائی جاتی ہین اور اتبک اپنے باب مین بہت روشن اور واضح ہین پہر ہمارا سوال یہ ہے کہ علماء
یہود و نصاریٰ کو ان بشارات تو ہمین کیا کیا شبہات پیش آئے تھے جو انکو تصدیق نبوت حضرت
رسالت مآب سے مانع رہی اور وہ کون کون سی شبہات ہین جو اتبک تصدیق نبوت حضرت
خاتم النبین سے انکے سنگ راہ ہین ان شبہات مین سے چند شبہات بیان فرما کر انکا دفع فرمایا جاوے
اور علی ہذا القیاس حضرت عیسیٰ کی نبوت مین جو جو شبہات یہود کو وارد ہوئے انکی تقریر کر کر
بھی انکا دفعیہ کیا جاوے تاکہ اس امت کیواسطے ایک جنرل رول ہاتھ آجاوے جس سے
پیشگوئیاں حضرت مخبر صادق کی تصدیق مین غلطی واقع نہ ہووے ہماری علت غائی مسیح
موعود اور مہدی مسعود کی تصدیق سے صرف انہیں دونون مجددونکی تصدیق
ہی نہین بلکہ مقصود اعظم تو اس جملہ مناظرات اور اختلافات سے یہ ہے کہ ہمارے مخبر صادق علیہ التسلیم
نے جو قیامت تک کے امور مبہمہ بطور پیشگوئی ارشاد فرمائے ہین انکی تصدیق ہوجاوے لہذا اس
جنرل رول کے وضع سے آپکو بڑا اجر اور ثواب ہوگا اور نیز امت پر آپ کا احسان ہوگا ورنہ
یاد رکھو کہ ابد ہر سے تو جملہ اصول اور قواعد ایسے ممہد ہو چکے ہین کہ درصورت آپکی تکذیب کے
آپ کو بجز حسرت اور افسوس کے اور کچھہ حاصل نہ ہوگا (۲۶) بذریعہ دریافت کرنے مجہولات (۲۶)
کا آپکے نزدیک بہی معلومات ہی ہون گے کیونکہ کشف والہام تو خواص کو ہی ہوا کرتا ہے

نہ ہر ایک شخص کو پھر آپکے نزدیک کونسی ایسی معلومات خاصہ ہین جنکے ذریعہ سے مسیح موعود اور مہدی
منتظر کی تصدیق جو مجہول ہی معلوم ہو سکتی ہو پہلے تمام متقدمین آئمہ حدیث اور علماء کبار نے
تو سوا دیگر علامات کثیرہ کے اپنی اپنی کتابونمین جو عربی فارسی اردو زبان مین لکہی ہوئی ہین
ایک بڑی علامت عظیمہ اس **اجتماع خسوف وکسوف** کو بموجب حدیث کے قرار
دیا کہا تہا جسکو آپنے رد کر دیا اور تمام محدثین اور علماء کبار کو جنہون نے اسکو ایک نشان عظیم الشان
مقرر کر کہا تہا انکا خطاء محض پر ہونا مان لیا استلزاماً یہی العجب کل العجب کہ قبل وقوع اس نشان عظیم الشان کے اکثر علما
جلسون مین بیان کرتے تہے کہ مہدی موعود کی تصدیق دعوے کیلئے یہ نشان بہی واقع ہوگا لیکن جب یہ نشان واقع ہوگیا تو اب مخالفین
علماء نے اس نشان کے ذکر کرنے سے بہی مہر سکوت اپنے منہ پر لگالی ہے اور مصداق **کَاَنَّہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ** کے بنگئے ہین
اے شیخ **بطال** نشانون کی تکذیب مین یہی تو طریقہ یہود کا تہا فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وَلَمَّا جَاءَھُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ
نَبَذَ فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَرَاءَ ظُھُوْرِھِمْ
کَاَنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ وغیرذالک من الآیات الکثیرۃ آمدم بر سر
مطلب ای شیخصاحب آپ پر ضروری ہے کہ کسی اور جرح رواۃ کی تجدید فرمائی جاوے
ورنہ بہلا وزرہ انصاف تو فرمایئے کہ پہلے علماء محدثین کا سب ساختہ پرداختہ تو آپنے
رد کر دیا اور کوئی جدید تجویز کسی قاعدہ اور اصل کی اس کے عوض مین ابہی تک آپنے ارشاد
نہین فرمائی تو **ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا** کے مصداق مین آپ داخل ہوئے یا نہین بینوا توجروا
(۴۷) خروج یاجوج ماجوج کا جو علامات مہدی ومسیح موعود سے تہا کامل طور پر واقع
ہو رہا ہے چنانچہ عاجز نے اپنے رسائل مثل **القسطاس المستقیم** وغیرہ مین کتب بیبل اور
تواریخ وغیرہ سے ایسا ثابت کر دیا ہے کہ اب خروج انکا بمنزلہ مشاہدہ کسوف اور خسوف
واقعہ کے ہوگیا ہے بلکہ ایک وجہ کر کر خسوف اور کسوف سے بہی زیادہ ہے کیونکہ وہ تو ایک دفعہ
واقع ہو چکا اور ماضی ہوگیا لیکن یہ خروج یاجوج وماجوج کا ہر وقت منتشر اور مشاہدہ ہو رہا ہے
اب سوال یہ ہے کہ خروج یاجوج وماجوج مین جو احادیث صحاح وارد ہین کیا وہ بہی آپکے
نزدیک مثل حدیث کسوف وخسوف کے غیر صحیح ہین ہان مجہے خوب یاد آیا کہ ان یاجوج ماجوج

کان اتنے بڑے بڑے نہین ہین جو ایک کان کو لحاف بنالین اور دوسرے کان کو بچھونا اور نیز
اُن کے قد و قامت درخت اوز کی برابر نہین وغیر ذلک من الصفات الواردۃ اور النصوص
تحمل علی ظواہرھا قاعدہ مسلمہ ہے لہذا خواہ قرآن مجید کے سیاق و سباق سے انکی موقع
اور محل کا ثبوت دیا جاوے تو بھی تسلیم نہین ہوگا - خواہ بیبل اور تواریخ معتبرہ سے ثبوت دو
تو بھی قبول نہین تفاسیر سے ثابت کرو تو بھی نہین مانا جاویگا جغرافیہ پیش کرو تو بھی وہی
لاتسلم موجود ہے کتب طبیات نظریہ مثل تذکرہ داود انطاکی یا مفرح القلوب کا حوالہ دو
تو وہی لاتسلم موجود ہے علم انساب سے ثابت کرو تو بھی نہ مانا جاویگا انا للہ وانا الیہ
راجعون اے شیخ بطال اگر ایسی ہی ظاہر پرستی الفاظ کی رہی تو پھر ایکدن تکذیب قرآن مجید
کی بھی تو کر دیگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کوئی کافر ہاتھی کیسی سونڈ والا نہین
گزرا پھر سنسمہ علی الخرطوم نعوذ باللہ غلط ہوگیا علی القیاس صدہا وہ مجازات
جنکو ہمنے مفصل طور پر تحذیر مین بیان کیا ہے سب غلط ہوگئے بلکہ اکثر علوم مثل علم
تشبیہ استعارہ اور علم امور عالم مثال و برزخ و عالم تعبیر رویا سب ضائع ہوگئے - پھر اب
مین دریافت کرتا ہون کہ اس مدت چار پانچ سال مین تو نے اپنے اشاعت السنہ مین دین
باب کیا کیا تحقیق کیا ہے کچھہ تو اس خط کے جواب مین محرر کر دے یا اس خط کے جواب مین بھی
صوفی عبد الحق اور ثناء اللہ کا ہی حیلہ و حوالہ کیا جاویگا تیری مثل اب وہی ہوگئی ہے کہ کسی
صاحب زادے کو اسکی دو دا ملا کے پاس واسطے پڑھانیکے مکتب مین لیگئی ملانے لڑکے کا
نام ہر چند دریافت کیا مگر انکین وقت نطق کب تھی جو جواب دیتی بالآخر لسود کرا اور رو رو کر
کہتے ہین کہ نام تو دادا ہی بتلا دیویگی - مجکو تعجب آتا ہے اُن بقیہ خریداران اشاعت
السنہ سے کہ کس علم کی تحصیل کے واسطے ابہی تک وہ اشاعت السنہ کو خریدے چلے جاتے
ہین سوا سب و شتم اور الفاظ کذاب دجال کادیانی وغیرہ کے کون کونسی بحث علمی اب
اُس مین درج کی جاتی ہے اے شیخ بطال اب بھی سمجھہ جا اور ایسی حرکات سے باز آجا
ورنہ تیرے واسطے بڑی خواری اور ذلت درپیش ہے لیہلک من ھلک عن
بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ مراد ہلاکت سے صرف یہ ہے اور کہ شیخ بطال کے پاس

کوئی دلیل نہیں ہے یہ جتنا طاعرض کیا گیا ہے بہا واکہیں عدالت میں نالشی ہو کر اونا کامی
اور رسوائی حاصل کرو فقط (۴۸) آیات مجمل قرآن مجید کا بیان حدیث ضعیف سے
ہوسکتا ہے یا نہیں بشق اول سلمنا کہ حدیث دارقطنی در بارہ خسوف و کسوف غیر صحیح
ہے خواہ حسن ہو یا ضعیف ہی سہی سوال یہ ہے کہ یہ حدیث ہمیں آیت خسف القمر
وجمع الشمس والقمر کی آپکے نزدیک ہوسکتی ہے یا نہیں شق اول تو عین مدعا ہے اور
آپکے لئے ایت یقول الانسان یومئذ این المفر بہی موجود ہے اور شق
ثانی کیا وجہہ وجیہہ اسکی ہے کہ دوسری تفسیریں باوجود اُن کے مخالف ہونے کے دلائل
قطعیہ عقلیہ کے ساتہ اس حدیث پر (جو مفسر اور مبین مجمل قرآن کے واقع ہوئی ہے) مقدم
کیجاویں خصوصا جبکہ امام دارقطنی نے اپنے سکوت سے اس حدیث کی صحت کیطرف بہی اشارہ
کردیا ہے اس مسئلہ کو بہی دلائل واضحہ سے بیان فرمایا جاوے معہ نقض اُن دلائل کے جو حضرت
اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ نور الحق حصہ دوم میں تحریر (۴۹)
فرمائے ہیں (۴۹) جبکہ ثبوت کسی شئے کا کسی دلیل روشن سے ہوجاوے تب بہی اُس کی
تصدیق کے لئے آپکے نزدیک حالت منتظرہ ہے باقی رہتی ہے یا نہیں باقی رہتی اور ضرورت
کثرت ادلہ یا تمام اُسکی ادلہ کے نہیں ہوتی ہے۔ بشق اول صحابہ سابق الایمان جنہوں نے
بڑے جوش اور اخلاص سے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اولا ہی تصدیق کرلیا تہا
اور جملہ دلائل النبوۃ کے واقع ہونیکا انتظار نکیا تہا کیا وہ آپکے نزدیک غلطی پر تہے کیونکہ صدہا
دلائل النبوۃ اون کے ایمان لانے کی بعد واقع ہوئیں بلکہ ہر زمانہ میں اب تک واقع ہوتی ہیں اور قیامت تک واقع ہوتی رہینگی
اور پہر ان سابق الایمان صحابہ کی فضیلت اُن لوگوں پر جو بعد دیکہنے بہت سے دلائل النبوۃ کے ایمان
لائے عنداللہ کیوں محقق ہوگئے۔ اور بشق ثانی باوجودیکہ آپنے بہت سے دلائل سے اس امام کی
مجددیت و ملہمیت اور محدثیت کو ثابت کرلیا تہا پہر کیوں مکذب ہوگئے حالانکہ اُسکی صحبت میں بہی
رہے تہے اور اُسکی سوانح عمری سے بہی اس قدر واقف تہے کہ بموجب خود آپکے اقرار او
دعوی کے دوسرا کوئی واقف بہی نہتا یہ سب امور بڑے موید اسکے ہیں کہ اس کے دعوی مجددیت
اور مسیح موعود ہونیکو تسلیم و تصدیق کرتے نہ تکذیب اور جو شبہات اور شکوک اجداس کے

آپ کو جو آنیوالی ہین وہ اوہن عن بیت العنکبوت ہین جنکا تار و پود عاجز نے بحولہ وقوتہ اپنی رسائل مین بالکل ادہیڑ دیا ہے سچ سچ کہیو کہ جو عزت آپکے رسالہ اشاعت السنہ کی ہندین پہلے تہی وہ اب بہی باقی ہے ہرگز نہین بلکہ وہ تو اب محض ردّی اشاعت السنہ ہی ہوگیا ہے مہذا اب بہی آپنے اس ہدایت قرآنی کیطرف توجہ نہین کی فقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلون العجب کل العجب کہ اب آپ حفظ قرآن مجید کے ساتہ بڑا ہی فخر کر رہے ہین مگر افسوس کہ اس سے کچہہ فائدہ نہین اٹہاسکتے۔ صدق رسوله الکریم لا یجاوز حناجرھم ان مسائل کی تکذیب مین جو طریقہ آپنے اختیار کیا ہے بجنسہ وہی طریقہ یہود کا تہا قال الله تعالی اوکلما عاھدوا عھدا نبذہ فریق منھم بل اکثرھم لا یؤمنون ۵

(۳۰) جس مجدد و ملہم و ولی مسلم کے واسطے جواب غیر مسلم ہوگیا ایک حدیث ضعیف نے ہی ایسا فیصلہ منفصلہ کر دیا کہ دو آسمانی نشان اسکی تصدیق کے واسطے دو جرموں عظیم الشان مین ظاہر ہوگئی اور اسکے مخالفین کے واسطے کوئی نشان ظاہر نہین ہوا حتی کہ کسی فہرست کی بڑکی بموجب بہی کسی ایک حیلہ باکوئی نے بہی آسمان سے بحال نہین کیا اب سوال یہ ہے کہ ان دونوں سے حقیت کا پلہ کس کا غالب رہیگا بہوا تو جروا ہان مجہکو خوب یاد آیا کہ پہلے اولیا اللہ مخالفین علما کے لئے بہی کچہہ الہام لکہہ گئی ہین مگر وہ صرف اس قدر ہے کہ اس مجدد کیوقت مین آپ صاحبو نسخو متعہ تکفیر کا حکم قضا و قدر عنایت ہوگا اور خطاب کفر کا مرحمت کیا جاویگا ولبس سو یہ پیشین گوئی بہی پوری ہوچکی مگر یہ وردی تکفیر کی بموجب اس حدیث کے جسکو عاجز اوائل تحریر مین لکہہ آیا ہے صرف دجالین امت کو پہنائی جاویگی جسکے افسر کلان آپ ہین (۳۱) اس مسئلہ مہدی اور مسیح مین درمیان رافضیوں اور اہلسنت کے کیا فرق ہے رافضیوں نے اپنے امام مہدی کو زندہ قرار دیکر غار سرداب سرمن رای مین بٹہا رکہا ہے اور آپ صاحبوں نے حضرت عیسی کو زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑہا رکہا ہے ہان آپ مین اتنی بڑائی ہے کہ خلاف قانون مقررہ قرآنی کے آپنے ایک نبی کو بجسد عنصری آسمان پر بٹہا دیا اور صدہا مفاسد عقلی اور نقلی کے مورد بنگئے

اور رافضیون نے موافق قانون قرآنی کے جو ثم اماتہ فاقبرہ ہے ایک امام کو غار مین زمین کے چھپا دیا اور پھر تمہاری ادلہ ادلہ سے بڑھکر اُن کے ادلہ موجود ہین پھر معہذا امام مہدی کو زندہ نہ ماننا اور حضرت عیسی کی حیات کا قائل ہونا ایک ترجیح بلا مرجح ہہین تو اور کیا ہے جو عند العقلا جائز نہین پھر ایسے فاسد خیالونکا قائل ہو کر صدہا مفاسد عقلی اور نقلی مین مبتلا ہونا اچھا ہے یا سیدہی اور واقعی بات یہ ٹھیک ہے کہ امام شیعون کے فوت ہو کر غار سرمن رای مین دفن ہو گئے ہین اور حضرت عیسی فوت ہو کر علی رغم انف الیہود رفع روحانی کے ساتھ جو رفع الی اللہ ہے آسمان دوم پر قائم کئے گئے ہین اور حضرت یحیی کا رفع الی اللہ بھی اسی قدر ہے اور بعض انبیاء کا رفع اس سے کم و زیادہ بھی ہے جیسا کہ حدیث معراج سے ثابت ہے آگے رہا نزول و بعث حضرت مہدی اور مسیح موعود کا اُسکا سیدہا مطلب یہ ہے کہ کوئی مجدد ایسا آویگا جو طبیعت اور قوت مین مہدی اور مسیح ہو گا جیسا کہ حضرت عیسی نے نزول ایلیا کی نسبت فیصلہ کر دیا **فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون** چنانچہ یہ سب کچھ ہم نے اپنے رسایل مین دلائل بینہ سے مبرہن اور ثابت کر دیا ہے یاد کرو **امامكم منكم** — اور **لا المهدى الا عيسى بن مريم** رواہ الحاکم فی المستدرک کو اور حیات دونون صاحبون کی وہ حیات طیبہ روحانی ہے جو آیت **ولا تقولوا لمن يقتل فى سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون** مین مذکور ہے

(۳۴) دلیس (۳۴) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حصہ دوم نور الحق مین اونچاس محاورات احادیث سے اور نیز کتب لغات عربیہ معتبرہ سے ثبوت مین ثابت کر دیا ہے کہ اوائل تین رات مین کسی ماہ قمری کے ہلال پر اطلاق لفظ قمر کا نہین ہو سکتا بلکہ یہ اطلاق بالکل غلط ہے اور تمام عرب کا اسپر اتفاق بہی ثابت کیا گیا ہے اس کا جواب مولوی ثناء اللہ اور صوفی عبد الحق نے کیا دیا ہے اگر آپ سے اسکا جواب نہ ہو سکے تو اُنہین سے استفاضہ کر کر جواب شافی مرحمت فرمایا جاوے اور اگر اُن سے بہی جواب نہ بن پڑے تو حضرت شیخ العرب والعجم سے دریافت کیا جاوے بلکہ آپ کو اجازت دیجاتی ہے کہ جملہ مکفرین سے مدد لی جاوے

وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اگر کسی سے
بھی اسکا جواب نہ ہوسکا تو پھر آیندہ اشاعت الشہر لکھنا لکھانا موقوف کر دیا جاوے۔ اے
شیخ بطال تجھکو ذرہ بھر شرم بھی نہین رہی ہماری کسی الہامیات کا جواب تجھسے نہین ہو سکتا
اور پھر بھی مباحثہ کی درخواست چلی جاتی ہے شرم شرم شرم اے شیخ
بطال تو نے بڑے دھوکے دیکر خطاب مولویت کا ہم سے لیا تھا مگر بالآخر معلوم ہوا
کہ تو منشی بھی نہین ہے اور ہرگز ہرگز اب ہم تجھکو منشی کا خطاب بھی نہین دے سکتے
بلکہ اب تو شیخ ہونے مین بھی بڑا کلام ہے جو آیندہ ظاہر کیا جاویگا۔ (۲۴) آپ کے
نزدیک پادریان نصاریٰ مسیح الدجال ہین یا نہین بشق اول ان کے فتنہ مذہبی کے
دفع کیلئے کوئی مسیح بن مریم موعود جو مہلک دجال ہو موجود ہے یا نہین بصورت اول
مین اس مسیح ابن مریم کا پتہ اور نشان دیا جاوے کس جگہ ہے کہان ہے کیونکہ آپ تو مسیح
ہین نہین نہ کوئی دوسرا مدعی ہے جو اس کے دعوی کی تحقیق کی جاوے اور بصورت ثانی
کیا وجہ کہ حسب الحکم قضیہ مسلمہ لکل داء دواء کے مسیح موعود ان کے مذہب
باطل کے ہلاک کرنیکے لئے اس امت مرحومہ مین ابتک نہین آیا باوجودیکہ ایک مدت
ہوگئی کہ انکا فتنہ مذہبی و شر مذہبی حد سے متجاوز ہوگیا اگر آپ کہین کہ منتظر رہو آیندہ
آویگا تو یہ وعدہ وعید آپ کا مصداق برات عاشقان بر شاخ آہو کا ہے منتظرین کے
الانتظار اشد من الموت کی بلا مین مبتلا ہین اگر مسیح الدجال موجود نہ ہوتا تو منتظر
بھی رہ سکتے تھے پس اگر ہم نے بسبب ایک سخت ضرورت دینی کے ایک ایسے مجدد اور ملہم مؤید
من اللہ کو جو آپ کا بھی مسلم تھا اس مسیح دجال کے مقابلہ کے لئے اور نیز دیگر ادیان باطلہ
کے دفع شر کے لئے جو بڑے زور شور سے اب ظاہر ہو رہے ہین موعود مسیح بن مریم بحکم
إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کے حسب اس کے الہامات متواترہ کے تصدیق و تسلیم کر لیا تو کیا قصور
کیا یہ تو صحابہ کرام کی سنت قدیمہ ہے کیونکہ بعد فوت حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی
تجہیز و تکفین سے بھی مقدم سمجھکر رائے اور شوریٰ سے انہون نے ایک امام اپنا بغیر
الہام کے حسب ضرورت واقعہ کے جھٹ پٹ قائم کر لیا تھا پھر وہی امر شوریٰ انکا امامت حقہ

اور خلافت راشدہ موعود الٰہی کی مصداق ہو گیا یہانتک تو علاوہ ادلہ کتاب و سنت کے رویاء
مکاشفات اولیاء کرامت موجود اور خود اس مجدد مسلّم کے الہامات متواترہ موجود شہادات
آسمانی موجود سامان تجدید موجود وغیرہ وغیرہ پھر اس مجدد کو مسیح موعود و مہدی مسعود کیونکر تسلیم
نہ کیا جاوے تاہم آپ سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جب کبھی آپ حضرت عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے
اترتا ہوا دکھا دوگے اور کسی ذریعہ سے شناخت قطعی بھی کرا دوگے کہ یہ اترنے والے وہی عیسیٰ نبی بنی
اسرائیل ہیں جو تینتیس برس کی عمر میں آسمان پر چڑھ گئے تھے تو ہم انکی بھی تصدیق کر لیوینگے بشرطیکہ
وہ اس دجال کا مقابلہ بھی ایسا کریں کہ اس کے مذہب باطلہ کو ہلاک اور نیست کر دیں اور کل اپنا
فرض منصب ادا کریں یہانتک کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کا مصداق واقع
ہو جاوے فقط اتنا ہی نہو کہ اترتے ہی آسمان سے ایک دو خنزیروں کو قتل کر دے یا کسی ایک آدھ
صلیب کو توڑ ڈالے کیونکہ ایسے افعال سے کوئی فائدہ معتد بہا اسلام کو حاصل نہیں ہو سکتا
پس باوجود ہمارے اس اقرار کے اور کیا ہم سے آپ چاہتے ہیں۔ اور اگر آپکے نزدیک پادریان
نصاریٰ مسیح الدجال نہیں تو جن دلائل سے ہمنے انکو مسیح الدجال قرار دیا ہے آپنے انکا کیا
جواب دیا ان سب دلائل کو نمبروار منقوض فرمایا جاوے اور جب تک کہ ان دلائل کا بطلان بحسب
ادلہ شرع اسلام آپ ثابت نہ کریں تب تک بمقتضائے حزم و حیا ہیں شملہ جوز دیجولی کے کسی غار
میں آپ بیٹھے رہیں خبردار باہر نہ نکلیں العجب کل العجب صحابہ کرام نے ابن صیاد کے دجال
معہود ہونے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہی حلف کیا اور ان الفاظ سے قسمیں کھائیں
کہ وَاللّٰهِ لَا اَشُكُّ اَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ هُوَ الدَّجَّالُ تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکو معذور رکھا اور کچھ انکار نکیا باوجودیکہ ابن صیاد مسلمان بھی تھا اور اسمیں کوئی وصف
ان اوصاف میں سے جو احادیث صحاح میں مندرج ہیں موجود نتھا اور اس قوم نصاریٰ میں تمام وہ
اوصاف جو احادیث میں مذکور ہیں پائے جاتے ہیں بعض اوصاف تو ظاہری اور حقیقی طور پر اور بعض
بحسب قرائن قویہ مجاز اور استعارہ کے طرز پر اور فتنہ و شر انکا ابن صیاد سے اس قدر
بڑھا ہوا ہے جسکی حد و پایاں نہیں۔ ابن صیاد کا فتنہ تو ان کے فتنہ سے کوئی نسبت بھی نہیں
رکھتا اور انکا پتہ و نشان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مکاشفہ تمیم داری میں مشرق

کی طرف بہ تاکید تمام ارشاد فرمایا تھا وہ بھی مشاہد بلکہ جو وجہ تسمیہ دجال کی بعض
علماء نے لکھی ہے یہ قوم پادریان اسکی مصداق کامل ہیں چنانچہ فتح الباری شرح بخاری میں تحت
لفظ دجال لکھا ہے هو فعال بفتح اوله والتشديد من الدجل وهو التغطية
وسمي الكذاب دجالا لانه يغطي الحق بباطله ويقال دجل البعير
بالقطران اذا غطاه والاناء بالذهب اذا طلاه وقال ثعلب الدجال
المموه سيف مدجل اذا طلي وقال ابن دريد سمي دجالا لانه يغطي الحق
بالكذب وقيل لضربه نواحي الارض ويقال دجل مخففا ومشددا اذا فعل
ذلك وقيل بل قيل ذلك لانه يغطي الارض فرجع الى الاول اور اسی میں لکھا ہے
واما من ابن بحج فمن قبل المشرق جزما اور واضح ہو کہ وحدت لفظ دجال کی وحدت
صنفی ہے نہ وحدت شخصی چنانچہ اسی فتح الباری میں لکھا ہے وقد وقع في تفسير البغوي
ان الدجال مذكور في القرآن في قوله تعالى لخلق السموات والارض اكبر من
خلق الناس وان المراد بالناس هنا الدجال من اطلاق الكل على البعض وهذا
ان ثبت احسن الاجوبة فيكون من جملة ما تكفل النبي صلعم ببيانه والعلم عند الله تعالى اور یہ بھی
یہی قوم ہے کہ بسیط الارض پر منتشر ہو چلی ہے الا الحرمین الشریفین چنانچہ فتح الباری میں لکھا ہے فانه يهلك بعد ظهوره
على الارض كلها الا مكة والمدينة ثم يقصد بيت المقدس فينزل عيسى فيقتله اخرجه مسلم اور مراد
قتل سے وہی ہلاک ہے از روے حجت و برہان کے نہ قتال حقیقی کیونکہ اصح الصحیح صحیح بخاری سے پہلے تمام کر چکے ہیں کہ یہ
وقت میں جہاد نہیں ہوگا یا د کرو فيضع الحرب کو اور مستدرک حاکم میں ہے يخرج الدجال في نقص من الدنيا وخفة من الدين
وسوء ذات بين فيرد كل منهل وتطوى له الارض الحديث وتقلب من عبيده ونیز فتح الباری میں ہے ثم يظهر بالمشرق فيعطي الخلافة
ثم يظهر السحر ثم يدعي النبوة فتتفرق الناس عنه فياتي النهر فيامره ان يسيل اليه فيسيل ثم يامره ان يرجع فيرجع ثم
يامره ان ييبس فييبس ويامر جبل طور وجبل زيتا ان ينتطحا فينتطحا ويامر الريح ان يثير سحابا من البحر فتمطر الارض
ويخوض البحر في يوم ثلث خوضات فلا يبلغ حقويه احدى يديه اطول من الاخرى فيمد الطويلة في البحر فتبلغ قعره فيخرج
من الحيتان ما يريد سا دنی غور و تامل سے ناظرین کو معلوم ہو گا کہ جملہ صفات مذکورہ فتح الباری کی اس قوم دجال میں
بخوبی موجود ہیں ان کے سحر اور طلسمات کا کوئی انتہا نہیں ہر کہ و مہ پر ظاہر ہے دعوی نبوت انکا تو واضح ہی ہے

کہ جن مسائل اور امور کا کسی کتاب آسمانی میں پتہ اور نشان نہیں انکو شرع اور دین بنا لیا ہے لعنهم الله و شرعوا من الدین مالم یاذن به الله تمام نہریں اور دریا اپنے قبضہ میں کر رکہی ہیں جدہر کو چاہتے ہیں نہریں جاری کر دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں سمندروں کو خشک کر ڈالتے ہیں دریاؤں میں غوطے لگانا ایک رات دن میں بمقدار تہائی دن اور رات کے انکو کچھہ دشوار نہیں دیکھو سواحل دریا پر جا کر مثل مدراس بمبئی کلکتہ وغیرہ کے طاقت بحری انکی اس قدر بڑہ گئی ہے کہ سیاحوں اور جغرافیوں والوں پر پوشیدہ نہیں اور اگر معنی یخرج من الحیتان یا یرید کے حقیقی ہی مراد لئے جاویں تو بہی بخوبی ثابت ہے کیونکہ بڑی بڑی کارخانہ مچھلیوں کے اب ایسی جاری ہو گئے ہیں کہ سمندروں میں سے لاکہوں اور کروڑوں مچھلیاں نکالی جاتی ہیں اور اس کارخانہ کے صدہا محکمے قایم کئے گئے ہیں مچھلیوں کا تیل نکالا جاتا ہے جو تمام دنیا میں اسکا استعمال ہوتا ہے اس مختصر خط میں کہاں تک اس کا ذکر کیا جاوے اور مراد جبل طور اور جبل زیتا سے اہل جبل طور اور اہل جبل زیتا ہیں جیسا کہ محاورہ ہے کہ قریہ سے مراد اہل قریہ ہوتے ہیں اور ہنطاح سے مراد باہمی جنگ ہے جو کسی وقت میں انہیں کے اس سے ہو گی والله اعلم اور نیز فتح الباری میں لکھا ہے و فی روایة ابی الوداک عن ابی سعید رضہ فی صفة عین الدجال ایضا و فیه معه من کل لسان ۔ اس قوم کی زبان دانی بھی ناظرین پر پوشیدہ نہیں ہر ملک کی زبان سیکھتے ہیں اور کثرت سے اکثر لوگ انکے عالم الالسنہ موجود ہیں حتی کہ ایک زبان مروجہ بسیط الارض کی ڈکشنریاں انہوں نے تصنیف کی ہیں جو اہل علم پر مخفی نہیں اگر کسیکو ہمارے بیان میں شک ہو تو دیکھے وہ کتب خانہ لیبریری کلکتہ بمبئی لاہور وغیرہ کو جنمیں ہر ایک زبان مروجہ کی ڈکشنریاں موجود ہیں ۔ چونکہ مسیح موعود **حضرت اقدس مرزا صاحب** جناب کو الله تعالی نے انکے مقابلہ کیواسطے مبعوث فرمایا ہے لہذا اس مسیح موعود کی طرف سے کسی ایسی کارروائی کا ہونا بہی ضروری ہے کہ زبان **قرآن مجید** اور زبان **اسلام یعنی عربی** کی فضیلت بلکہ **ام الالسنہ** ہونا اس کا نسبت ان کل السنہ کے جنکو یہ قوم سیکھتی اور جانتی ہے ثابت کرے تاکہ اس بارہ میں بھی اس قوم کا کلام منقطع ہو جاوے سو الحمد لله کہ اس کی بنا ابھی سے شروع ہو گئی ہے **کتاب منن الرحمن** میں دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے اس امر کو بخوبی ثابت کیا گیا ہے پہر اگر ہم باوجود ہونے ان جملہ اوصاف کے اس قوم نصاری

کو دجال معہود کہین تو کیون نہین ہم معذور قرار دیے
جاتے اور کیون ہماری تکفیر کیجاتی ہے ہمنے کیا کفر
کیا ہے کیا شرک کیا کس کفر کے مرتکب ہوے ان سب امور مین دجال لغوی تو آپکے نزدیک
بھی یہ قوم نصاریٰ بالضرور ہونگی کیونکہ جو جو خیانتین اور تحریفات کلام الٰہی مین اللہ تعالیٰ نے
قرآن مجید مین انکی طرف منسوب کی ہین باتفاق فریقین وہ ان کے مصداق پورے ہین اور
لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ جو خاص تعریف دجال ہے اونپر پوری طور پر صادق آتی ہے
پس ان سب امور مین تو اتباع کتاب و سنت کیا گیا ہے سنت صحابہ اور سنت خلفاء راشدین
پر عامل ہو کسی بدعت کے مرتکب نہین ہوے بیّنوا توجروا اور اگر آپ کہین کہ ان پادریان نصاریٰ
مین صفت احیاء و امانت کی حقیقی طور پر موجود نہین اور دجال موعود مین اس صفت کا ہونا
ضروریات سے ہے اور بھی بعض صفات خاصہ خدائی ہین جو اسمین ہونگی تب وہ دجال موعود مانا
جاویگا کیونکہ احادیث صحاح مین یہ سب امور آچکے ہین اور النصوص تحمل علیٰ ظواہرہا
مسئلہ مقررہ ہے۔ الشیخ بطال تف ہے تیرے اس دعوی مسلمانی پر کہ
تونے ایک کافر دجال کو صفات خاصہ الٰہیہ مین شریک کر دیا وہ صفات
جسکو تمام قرآن مجید صفات خاصہ الٰہی قرار دے رہا ہے توانکو دجال مین موجود ہونا مان رہا ہے
حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے مناظرہ مین نمرود بادشاہ کافر کی صفت احیاء و امانت
کو صفات خاصہ الٰہیہ سے قرار دیا تھا اور فرمایا تھا کہ رَبِّیَ الَّذِی یُحْیِی وَیُمِیتُ
اے بطال کم نصیب احادیث دجال مین یہ سب اوصاف بطور طلسمی یا مجازی و استعارہ
کے طور پر مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہین کیونکہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے احوال دجال کو رؤیا مین مشاہدہ فرمایا ہے جو تعبیر طلب ہے سو طلسمی اور مجازی یا
مسمریزمی طور پر یہ صفات بھی اسمین موجود ہین جیسا کہ ہمنے اپنے رسائل مین مشرح طور پر بیان
کر دیا ہے اے بطال یہی ہے وہ فرد کامل اس طوفان ضلالت کا جسکا اشارہ حدیث سفینہ
اہل بیت مین پایا جاتا ہے اولاً ذرہ غور کر کہ ادہر تو نبی علیہ السلام نے اہل بیت کرام کو بمنزلہ
سفینہ نوح کے قرار دیا اور ثانیاً نظر کر ان احادیث پر جو آخر زمانہ مین بوقت مہدی و مسیح موعود

کثرت فتن اور طوفان ضلالت پر دلالت کرتی ہیں یہیں وجہ محدثین نے ابواب مہدی و مسیح کو کتاب الفتن میں داخل کیا ہے تا اُنکی نظر کر اس حدیث خسوف و کسوف پر کہ معرفت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام معدنہ اہلبیت کے اس طوفان ضلالت اور کثرت فتن سے طریقہ نجات کو بھی بیان فرما دیا ہے کہ اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ الحدیث اور بالغا تدبر کی نظر سے دیکھیہ اُن الہامات مہدی و مسیح موعود کو جو مدت دراز سے شائع اور مشتہر ہو چکے ہیں یعنی اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ - وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا - اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ بعد غور و تامل کے انصاف سے کہو کہ کیا یہ اربعہ متناسبہ کسی الشان کا منصوبہ قرار پا سکتا ہے اور کوئی نظیر اس اربعہ متناسبہ کی صحابہ عظام یا اہل بیت کرام کی پیشین گوئی یا آثار میں کسی کے حق میں پائی جاتی ہے اب بھی اس کشتی میں بیٹھ جا کہ اس طوفان ضلالت شرک و کفر اور بدعات سے اور گرداب شہوات اور شبہات سے نجات پا جاوے۔

ہیں بیاور کشتی مہدی نشین تا نگردی غرق طوفان ما ہمین

(۳۴) مصداق حدیث دار قطنی کا اسطرح پر واقع ہو گیا کہ تصدیق اسکی علوم قدیمہ اور جدیدہ نے کر دی اور مطابق عقل و موافق نظام معترہ قدرت کے بھی واقع ہو گیا اور کچھ عجائبات اور غرائبات بھی اسمیں اہل رصد کو معلوم ہوئے جو اخبار معتبرہ میں درج ہوئے ہیں اور بوجہ پیشین گوئی تخمیناً تیرہ سو برس کے اور نیز بسبب اُن عجائب و غرائب کے جو اسمیں معلوم ہوئے ایک معجزہ عظیم الشان نبی کریم کا ہو گیا اب تم کہتے ہو کہ یہ اجتماع خسوف و کسوف اسطرح پر واقعہ نہو گا بلکہ مخالف علوم قدیمہ و جدیدہ کے واقع ہوگا اور نظام سنت قادر مطلق کے بھی موافق نہ ہو گا لہذا استفسار ہے کہ آپکے پاس کونسے ایسے دلائل ہیں جو مثبت آپکے اس مدعا کی ہوں بینوا توجروا (۳۵) جو مطاعن اور اعتراضات نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کے آپ اب کرتے ہیں وہ بوقت تحریر ریویو براہین احمدیہ کی آپکو معلوم تھے یا نہیں معلوم تھے بشق اول آپنے الیسا ریویو بہ اخلاص اور جوش ظاہری کا

کیون تحریر فرمایا تھا اور اس نفاقی ریویو پر کونسا امر آپ کو باعث ہوا تھا صاف صاف بیان فرمایا جاوے۔ اور شق ثانی وہ قول آپ کا بالکل جھوٹ اور باطل ہوا جاتا ہی جو بڑے زور و شور سے لکھا تھا کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی سوانح عمری اور احوال نفس الامری سے جسقدر ہم واقف ہین دوسرا کوئی بھی واقف نہین اے شیخ بطال ہمکو خوب معلوم ہے کہ اس ریویو کے لکھنے کا سبب بھی صرف حب جاہ و دنیا تھا اور ان مطاعن اور اعتراضات کرنیکا موجب بھی تیرا انہماک حب جاہ و دنیا ہی مین ہے بصدق رسوله الکریم حب الدنیا راس کل خطیئة پھر ننگے کہ آئی مَی شنا سم را خالصاً لله تیرا کوئی فعل نہین ہے اب یاد رکھ کہ وعید مخبر صادق نص عبد الدرہم والدنیا تجھکو پیش آنیوالا ہے (۳۶) سوال نمبر ۳۵ سے ثابت ہے کہ یہ جملہ نکتہ چینیان اور مطاعن جو حضرت اقدس کی نسبت بطالوی کیطرف سے اب کیجاتی ہین وہ سب ساقط الاعتبار ہین کیونکہ ادلہ مثبتہ محامد و مناقب حضرت اقدس مندرجہ ریویو اپنی حالت پر بدستور باقی و ثابت ہین کوئی دلیل ناقض انکی بطالوی کیطرف سے اتبک پیش نہین ہوئی پس وہی ادلہ کاملہ انکے اسپر اور جملہ مخالفین پر حجت ہین اور پھر ایک شخص عبد الدنیا و الدرہم کی نکتہ چینیان ہوتی ان ادلہ کے ہرگز ہرگز لائق التفات و توجہ عقلا ہو ہی نہین سکتی اور تو تو انبیا وغیرہم جملہ مقدسین کی عیب جوئیان کی گئین ہین۔

قیل ان الاله ذو ولد قیل ان الرسول قد کهنا
ما نجی الله والرسول معا من لسان الوری فکیف انا

دیکھو وہ خلفاء اربعہ جنکی خلافت راشدہ موعودہ کے سبب تمام دنیا مین دین اسلام شائع ہوا آجتک ان کی نسبت دو فرقہ باطلہ اسلام مین گھسے ہوئے کاذب خائن غاصب نماد ظالم کا لقب دیرہے ہین اسکا سبب صرف یہی ہے کہ جو آفتاب اسلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات و با برکات مین طلوع ہوا تھا خلفاء راشدین کی خلافت راشدہ مین وہ آفتاب الیسا بلند ہوا کہ خط نصف النہار تک پہنچ گیا تو سب شب پر چشمیون کو مضر پڑا اسی وقت سے وہ منافقین شب پر چشم طوفان عیب جوئی مین غرق ہوگئی علی ہذا ایچ فیض

برکات او عجیبہ او ر انفاس متبرکہ اس مجدد مسیح ابن مریم سے جو آفتاب اسلام کا مغرب مین طلوع ہونا شروع ہوا ہے انکی وقت کے منافقین ضعیف الایمان سست پر حشیمون کو ناگوار گذرتا ہے ؎ مہ فشاند نور سگ عوعو کند ہر کسے بر خلقت خود می تند (۳۷) مدت دراز سے علماء ظاہر اور باطن کا خیال اسطرف جہک گیا تہا کہ مسیح و مہدی موعود اب بہت ہی قریب آنیوالے ہین حتیٰ کہ قاضی ثناء اللہ صاحب رحمہ اللہ نے سیف مسلول مین لکہا ہے کہ اوائل صدی سیزدہم مین ہی وہ آوینگے اور ان علماء کے اس اعتقاد اور خیال کا یہی سبب تہا کہ امارات مہدی و علامات مسیح سب موجود و آغاز ہو چلی ہتین اور علماء باطن کو سوا مشاہدہ ان علامات کے کشف و الہام یا مشاہدہ عالم مثال سے بہی معلوم ہوا ہوگا - اب سوال یہ ہے کہ ان تمام علما کا یہ اعتقاد اور خیال جو نیک نیتی اور فراست صادقہ سے پیدا ہوا تہا آپکے نزدیک صحیح ، یا غلط لشق اول آپ ہمپر کیا الزام دیتے ہین ہم نے ایک ایسے شخص مجدد ملہم کو جو آپکے نزدیک مسلم تہا اور اسکی نسبت آپ لکہہ چکے تھے ؎

سب مریضون کی ہے تمہین پہ نگاہ تم مسیحا بنو خدا کیلئے

اسکے الہامات صحیحہ مطابقہ قرآن و حدیث کی بموجب ایسی حالت انتظار مین تصدیق کرلیا جیسا کہ کسی تشنہ منتظر کو آب زلال ملجاوے اور وہ اسکو نوش کرلے پہر تم ان جمہور علما کی مخالفت جو مسلم فریقین ہین اس اعتقاد مذکورہ مین کیون کرتے ہو اور مخالفت بہی ایسی کہ سچا مسیح اور مہدی موعود کے تمہارے زعم مین ایک دجال پیدا ہوگیا نعوذ باللہ منہ ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ اور لشق ثانی مخالفت جمہور کا الزام تمہین پر عائد ہوا نہ ہمپر ہان صرف اسقدر فرق رہا کہ تمنے خلاف تعلیم قرآنی اور مخالف ہدایت اسلامی کے ایک ایسا مہدی اور مسیح فرضی بنا رکہا ہے جو انتہا درجہ کا خونخوار ہوگا اور لاالقتل الا السیف اور لا اسلام اسکی شان ہوگی - اور ہمنے حسب ہدایت قواعد اسلام عین اپنے وقت مین بعد نظر اور غور کامل کے ایسے مسیح موعود اور مہدی مسعود کی تصدیق کی جو حدیث صحیح یضع الحرب وغیرہ کا مصداق ہے نہ یہ کہ آتے ہی لاالقتل الا السیف

او ال اسلام کو بغیر اتمام حجۃ کے جاری کردے ہان یہ سچ ہے کہ اسکے وقت مین جملہ ملل ونحل سوا اسلام کے حجج بینہ سے ہلاک ہونے چلے جاتے ہین اور آیندہ کو ہلاک ہون گے لیکن بعد اتمام حجت کاملہ کے جسطرح پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارادہ ہوگا کفار پر عذاب الٰہی بنازل ہوگا (۳۸) آپکے نزدیک اس صدی چاردہم مین کوئی مجدد موجود ہے یا نہین بشق اول سوال یہ ہے کہ کہان ہے کون ہے اسکا پتہ اور نشان دیا جاوے کیونکہ جسکو آپنے ایک ایسا مجدد تسلیم کرلیا تہا کہ مظہر صفات اکثر انبیاء کا تہا وہ تو آپکے نزدیک اب مسلم نہین اور بشق ثانی کلیت اس حدیث کی (جو بین الخواص والعوام مشہور ہے اور جملہ علماء سلف و خلف کے نزدیک مسلم چلی آتی ہے اور کیونکر مسلم نہو کہ ابو داؤد اور مستدرک حاکم مین اسکی تخریج موجود ہے) منقوض ہوئی جاتی ہے اور یہ صدی چاردہم باوجود کثرت فتن دجالیہ اور ضعف اسلام واہل اسلام اور شیوع بدعات کے مجدد سے خالی رہی جاتی ہے کیونکہ اس صدی چاردہم مین سے پندرہ برس گزر چلے کیا یہ حدیث ابو داؤد اور حاکم کی ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مأۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا بہی غیر صحیح ہے جسطرح پر حدیث خسوف و کسوف غیر صحیح ہے۔ اندریں صورت بیان کیا جاوے کہ کس امام فن نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے بینوا توجروا (۳۹) مسیح موعود اور مہدی مسعود آپکے نزدیک مجدد ہونگے یا نہین بشق اول دونون معہود مومنین کچہہ نبا بین نہین کہ ایک جگہ دونو جمع ہوگئے اور یہ امر تو آپکو مسلم ہے کہ حضرت عیسیٰ نبی ہوکر نہ آوینگے بلکہ امتی ہوکر آوینگے پس اس مجدد اور حضرت مسیح موعود مین کچہہ فرق نرہا بجز اس کے کہ امت کے لئے فضیلت کنتم خیر امۃ کے ثابت ہے اس صورت مین سوال یہ ہے کہ آپنے ایک ایسے مجدد کو جو مظہر صفات و کمالات انبیا کا مسلم ہوچکا تہا صرف دعوی مثیل مسیح کرنے سے جو بدلائل شرعیہ ثابت کیا گیا کیون تکذیب کیا اور بشق ثانی آپکے مسیح منتظر آسمان سے نزول اجلال فرماکر کیا کام کرینگے اور دین اسلام کو

اُن کی ذات سے کیا فائدہ پہنچیگا کیونکہ اس صورت مین آپ کے نزدیک عہدۂ نبوت
اور تجدید دین سے تو وہ معزول ہی ہون گے ہان مجھے یاد آگیا بڑا کام انکا صرف قتل
خنزیر یا کسر صلیب ہوگا دبس۔ (۴۰) ایک شخص عامل بالحدیث نے کتب احادیث
معتمدہ مین سے صرف احادیث مرفوعہ متصلہ صحیحہ کو اپنا مختار کرلیا ہے اور تعادل
و ترجیح ادلہ مین وہی مسلک اختیار کرتا ہے جو علم اصول فقہ مین قوت اور ضعف ادلہ کے
لحاظ سے منضبط کیا گیا ہے اور یہین وجہ مخالف قرآن مجید کے کوئی حدیث تسلیم نہین
کرتا کیونکہ علم حدیث مفسر اور مبین قرآن مجید کا ہے تو جو حدیث مخالف قرآن ہوگی وہ
مبین اور مفسر قرآن کیونکر ہوسکتی ہے غرضکہ قرآن مجید کو جملہ مسائل مین اپنا
امام سمجھتا ہے یہ شخص آپ کے نزدیک حق پر ہے اور ناجی یا ضلالت پر ہے اور ناری
اول صورت مین کیا وجہ ہے کہ آپ نے ہمارے متمسک بالکتاب وسنت کو جو شروط
بشرائط مذکورہ ہے موجب تکفیر قرار دیا ہے حالانکہ ہمنو دیگر احادیث صحاح و حسان
بلکہ ضعاف کو بھی تسلیم کرتے ہین لاکن برعایت قواعد تعادل و ترجیح مندرجہ
کتب اصول کے یعنی سب سے اقدم قرآن مجید کو سمجھتے ہین بعد اس کے احادیث
متفق علیہ کو بعد اس کے احادیث صحیح بخاری کو و علی ہذا القیاس جو ترتیب ادلہ علم اصول
مین لکھی ہے اسی کے بموجب ہم اپنا عمل درآمد رکھتے ہین۔ اور بشق ثانی وہ تمام علماء کبار
و آئمہ اطہار جنہون نے اس ترتیب ادلہ پر اتفاق کر رکھا ہے نعوذ باللہ منہ مرتکب ضلالت
ہوے۔ بنا بر توضیح اس اصل کے ایک مثال ذکر کیجاتی ہے مثلاً بڑا اختلافی مسئلہ
درمیان ہمارے اور آپ کے حضرت عیسی کی حیات اور وفات ہے ہم حضرت عیسی کی
وفات کے معتقد ہین متمسک بہ ہمارا اس مسئلہ مین اول تو قرآن مجید ہے
ثانیاً احادیث اصح الصحاح ثالثاً اقوال صحابہ و تابعین رابعاً اقوال بعض آئمہ خامساً
تمام محاورات عرب کے جیساکہ مطالع رسائل مؤلفہ سے ثابت ہے تو اس مین ہمنے کیا کفر
کیا ہے جو تکفیر کی گئی یا مثلاً نزول ملائکہ کو ہم بطور تمثل کے تصدیق کرتے ہین یہ مسئلہ
بھی قرآن مجید سے ثابت ہے بلکہ آئمہ کبار اسیطرف گئے ہین چنانچہ متخذ یرین

ثابت کیا ہے اور دیکھو روح التوشیح علی صحیح البخاری مین لکھا ہے قال المتکلمون
الملئکۃ اجسام علویۃ لطیفۃ تتشکل ای شکل شاءوا
وامام الحرمین معنی تمثل جبرئیل انہ تعالی افنی زائدا من
خلقہ او ازالہ عنہ فیعیدہ الیہ وابن عبد السلام ازالہ
فقط والبلقینی یجوز اتیانہ بشکلہ اصالۃ بلا افناء ولا ازالۃ
لانہ انضم فصار علی قدر ہیئۃ رجل فان نزلہ عاد
الی ہیئتہ کقطن سفوش کثیر فلبد فکان صغیرا بلا تغیر
ذاتہ والحق ان تمثلہ رجلا ظہورہ بصورتہ تا بینسا لمخاطبہ
فالظاہر ان القدر الزائد لایزول ولا یفنی بل یخفی علی الرائی
فقط قلت شان الارواح امرہا عظیم فجسم الملک باق
علی اصلہ بحلہ وانما جاء روحہ فتمثل فانظر شرح محمدی

(۴۱) جو شخص مسیح اور مہدی موعود کو ایک سمجھے جیسا کہ حدیث ابن ماجہ اور مستدرک حاکم مین موجود ہے کہ لا مہدی الا المسیح ابن مریم اور صحیحین مین مہدی کا کہین ذکر آیا نہین لہذا اس نے بہی اعتقاد کر لیا کہ یہ دو مجدد نہین بلکہ ایک ہی مجدد ہے جو مجمع شان مہدویت و عیسویت کا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ اعتقاد اس کا حق ہے یا ضلالت شق اول آپ اس مسلک کو موجب ضلالت کیون قرار دیتے ہین حالانکہ بموجب اس مسلک کے وہ تعارضات جو بین الاحادیث واقع تہے سب رفع ہوگئے دیکھو ہمارے رسائل کو اور جب تک ہمارے رسائل کا جواب شافی نہوگا تب تک یہی مسلک عین حق و ہدایت ہے اور شق ثانی آپکی زعم کے بموجب شیخین بہر جو امام الدنیا فی الحدیث ہین گمان ضلالت پیدا ہوتا ہے کیونکہ ماناہم نے کہ بعض احادیث مہدی کی بعض محدثین کے نزدیک صحیح ہین جیسا کہ مطالعہ مستدرک حاکم وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے لیکن جب کہ شیخین ان احادیث کو اپنی کتابوں مین نہین لائے تو اس ترک سے یہ تو ضرور ثابت ہوا کہ وہ احادیث ان کے نزدیک مختار نہ ہتین ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے

جو عند العقلا ہرگز جائز نہین علی الخصوص ایسی حالت مین کہ سرے سے ایک باب کا
باب ہی متروک کر دیا جاوے ۔ ہان البتہ اگر ایسا کچھ ہوتا کہ باب مہدی اپنی کتابون مین
منعقد کرتے اور مثلاً بیس حدیثون مین سے دس پانچ حدیثین صحاح جو اُن کے نزدیک
مختار ہوتین اس باب مین درج کرتے تو پھر یہ احتمال بھی جائز تھا کہ بقیہ احادیث متروکہ
بھی اُن کے نزدیک صحیح ہون کیونکہ ایسا ترک و اختیار دوسرے ابواب مین بھی پایا
جاتا ہے مگر جبکہ انہون نے باب نزول مسیح کو منعقد کر کر باب مہدی کو تعلیقات مین
بھی منعقد نہین کیا تو اب کیونکر ثابت ہووے کہ شیخین کے نزدیک احادیث مہدی کی صحیح
ہین جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ مہدی و مسیح دو مجدد علیحدہ علیحدہ ہین پس چونکہ آئمہ محدثین کا مذہب مسلک مختار ایسی ہی
اختیار سے معلوم ہوا کرتا ہے تو ثابت ہوا کہ شیخین کے نزدیک کوئی مجدد مہدی غیر مسیح نہین ہے اور لا المہدی الا المسیح
بن مریم ہی ٹھیک ہے جیسا کہ ہمنے رسالہ القول المعروف فی اجتماع الخسوف والکسوف مین محققانہ طور پر یہ امر ثابت کیا ہے (۴۲) (۴۲)
آیت فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر الآیہ کی تفسیر بعض اقوال مفسرین مین جو واقعات علامات
قیامت سے لیگئی ہے حضرت اقدس نے اسکو رسالہ نور الحق حصہ دوم مین اسطرح پر منقوض کر دیا ہے کہ وہ تفسیر بالکل
غلط اور باطل ثابت ہو گئی ہے آپکے نزدیک وہ تفسیر باطل ہے یا نہین لشق اول مدعا
ثابت اور لشق ثانی آپنے اس مدت زائد ایک سال مین کونسا ایسا مفر پیدا کیا
ہے جس سے وہ نقوض وارد نہ ہون بینوا توجروا (۴۳) حقیقت خسوف اور کسوف (۴۳)
کی آپکے نزدیک کیا ہے آیا وہی ہے جسکو تمام اہل بصر و صاحب بصیرت ابتداء خلقت
زمین و آسمان سے آجتک جانتے اور دیکھتے چلے آتے ہین یا کچھ اور بھی لشق اول
مدعا ثابت ہے اور لشق ثانی اس حقیقت کو معہ دلائل کے خواہ عقلی ہون یا نقلی بیان فرمایا جاوے
(۴۴) جو احتمالات مخالفہ اس پیشین گوئی پر یعنی وقوع خسوف و کسوف رمضان ۱۳۱۲ھ (۴۴)
پر مخالفین بلا دلیل ایجاد کر رہے ہین اُس قسم کے احتمالات اُن پیشینگون مخبر صادق پر
بھی وارد ہو سکتے ہین جو پیشتر باتفاق فریقین واقع ہو چکین ہین اور مسلم مانی گئی
ہین یا وارد نہین ہوتی لشق اول کیا وجہ کہ وہ پیشین گوئیان آپ کو مسلم ہو گئین چاہئے
تھا کہ اونمین بھی آپنے ویسے ہی سوالات جرح کر کر انکو مجروح اور مقدوح کر دیا

کردیا ہوتا کہ جو منصب آپ کا تھا یعنی تکذیب پیشین گوئی مخبر صادق وہ پورا ہو جاتا بلکہ اکثر پیشین گوئیاں جو واقع ہو چکی ہیں وہ آپکے سوالات جرح کا استحقاق زیادہ تر رکھتی ہیں کیونکہ بہ نسبت وقوع اس پیشین گوئی کے یہ پیشین گوئی خسوف و کسوف کی بہت ہی واضح طور پر صاف صاف ایسی واقع ہوئی ہے کہ کسی طرح پر احتمالات مخالفہ آپکے اس میں جاری ہو ہی نہیں سکتے جیسا کہ نور الحق اور القول المعروف میں ثبوت بین اسکا دیا گیا ہے اور شق ثانی ترجیح بلا مرجح ہے بلکہ ترجیح مرجوح لازم آتی ہے جو بالاتفاق جائز نہیں ہے اس کا جواب مبرہن اور مفصل عنایت ہو (۴۵)

اب اس خیال علماء زمن میں (کہ مہدی آتے ہی تمام کفار اور مخالفین اسلام کو نہ تیغ کردے گا اور مسیح کی بھی یہی شان ہو گی کہ لا یقبل الا السیف او الاسلام بلکہ اس جملہ کو بعض کٹھ ملا سلمہ اللہ تو حدیث صحیح مسند احمد کی قرار دیتے ہیں اور باوجود ہمارے مطالبہ کے جو سالہا سال سے ہو رہا ہے آجتک اس جملہ کو حدیث ثابت نہیں کر سکی غرضکہ علماء زمن کا یہی خیال ہے کہ روئے زمین پر کوئی متنفس کافر نہ چھوڑا جاویگا جو قتل نہ کیا جاوے اور جزیہ بھی بالکل موقوف کر دیا جاویگا کیا آپ بھی ہم خیال ان ہی علماء کے ہیں یا نہیں بشق اول چونکہ زمانہ مہدی باتفاق فریقین بہت ہی قریب ہے صرف اس کے ظہور کی کسر ہے اگر آپکے وقت میں یہ مہدی خیالی آجاوے تو آپ اس کے شریک ہوں گے یا نہیں بصورت اول آپ بڑے منافق اور غدار ہیں کہ رسالہ اقتصاد لکھکر ایک اپنی محسن گورنمنٹ سے روپیہ و انعام بھی وصول کرنا چاہتے ہیں اور دل میں یہ نفاق بھرا ہوا ہے مثل مشہور ہے کہ بغل میں قرآن اور آنکھوں میں حرام اس صورت میں ہم گورنمنٹ عالیہ کو متنبہ کرتے ہیں کہ ایسے غدار کے رسالہ اشاعت السنہ کا ہرگز ہرگز اعتماد نہ فرماوے اور اس کی کسی تقریر و تحریر کا اعتبار نہ کرے اور بصورت ثانی آپکے مذہب اور اعتقاد کا کیا اعتبار اور اعتماد رہا کہ بموجب اپنے مذہب کے عامل نہ ہوے اور اگر آپ کا یہ خیال مہدی کے بارہ میں نہیں ہے بلکہ مثل ہمارے اعتقاد کے آپ کا اعتقاد

بہی یہی ہے جو احادیث بابت سے ثابت ہے یعنی اصح الصحیح بعد کتاب
اللہ مین جو حدیث وارد ہے کہ یضع الحرب یہی صفت خاصہ اس مہدی مسعود
اور مسیح موعود کی ہے تو اسکا آپ ہی اشتہار دیجئے جیسا کہ ہمنے اس بارہ مین صدہا
اشتہارات شائع کئے تاکہ آپ کی تکفیر اور دجالیت پر بہی مواہیر ثبت ہوجاوین کیونکہ
جو شخص علماء مکفرین کا ہمخیال نہین وہی تو کافر ہے چنانچہ جب رسالہ اقتصاد آپنے
منافقانہ شائع کیا تہا تو آپ کو بہی لقب دجالیت وغیرہ کا علماء مکفرین کیطرف سے
ملنا شروع ہوگیا تہا یاد کرو اُس نزاع کو جو ابین آپکے اور مولوی محمد بشیر صاحب کے
واقع ہوا تہا بالآخر صرف بطفیل مخالفت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
کے اس خطاب سے آپ بچگئے لیکن ہمارے نزدیک تو آپ اب بہی پوری دجال
ہین کیونکہ یہ آپ کا اعتقاد و انتظار مہدی خونخوار کا اور پہر منافقانہ ایسے رسائل
اقتصاد کا شائع کرکر گورنمنٹ سے انعام چاہنا دجالیت نہین تو اور کیا ہے اور اگر آپ
کہین کہ مینے تو قرآن مجید بہی اب حفظ کرلیا ہے پہر مین دجال کیونکر ہوسکتا ہون تو
دیکہو وہ حدیث جسکو ہمنے اوائل تحذیر مین لکہا ہے جسکا مفہوم یہ ہے کہ سردار مکفرین
اس امت کا قرآن خوان بہی ہوسکتا ہے اس مین کچہہ منافات نہین ہے (۴۶) کتب
سابقہ مین جس جس مقام پر مظنہ تحریف و تبدیل کا ہے ہم اُن مقامون پر اعتماد اور
اعتبار ہرگز نہین کرتے لیکن جسجگہ مظنہ تحریف کا ہرگز نہین ہوسکتا جیسا کہ قصہ نزول الیاس
کا ہے (یہو دکیطرف سے تو گمان تحریف اسوجہ سے نہین ہوسکتا کہ مسیح علیہ السلام نے
اُسکو تسلیم کرلیا ہے اور اُن کے اعتراض کے جواب مین یہ نہین کہا کہ یہ قصہ تمہاری
تحریفات سے ہی آگے رہے نصاریٰ تو وہ کیونکر اس قصہ نزول الیا کو بیبل مین تحریفا
داخل کرسکتے تہی کیونکہ اُنکو تو نہایت درجہ مضر تہا کیونکہ اس صورت مین الزام یہود کا
اُنپر وارد ہوتا ہے الحاصل تحریف تو کسی ایسی غرض کے واسطے ہوا کرتی ہے جو مفید
ہو نہ کہ مضر اب دیکہو کہ مسیح علیہ السلام نے قصۂ نزول الیا کو یون فیصلہ کیا کہ مراد
نزول الیا سے صرف یہ ہے کہ بقوت و طبیعت الیا کے ایک شخص آنیوالا ہے

جو یحییٰ آگیا اور اُسکو تم نے نہ پہچانا) اب سوال یہ ہے کہ ایسے مقامات غیر مظنہ تحریف مین سے کسی نظیر کا پیش کرنا بیبل سے جائز ہے یا نہین بشق اول خود حضرت عیسیٰ کے فیصلہ کو آپ کیون نہین تسلیم کرتے - اور بشق ثانی اس حدیث صحیح کے کیا معنی رہینگے کہ حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج یعنی حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور نہین ہے کچھ حرج اور نیز آیت فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون کا کونسا محل رہے گا کیونکہ شان نزول آیت مذکورہ سے ثابت ہے کہ مراد اہل ذکر سے اہل کتاب ہین اسی وجہ سے حضرات صحابہ کی رائے اسیطرف گئی کہ نقل اہل کتاب سے جائز ہے ہان حضرت ابن عباس نے حدیث منسوخہ پر عمل کر کر اُنکو روکا تہا لیکن بالآخر نقل اہل کتاب سے بموجب حدیث مذکور کے درست ہی اسیواسطے علمار شارحین حدیث کا اقرار ہے کہ ان کتابون مین بہت سے عجائب وغرائب ہین جو قابل نقل ہین پس بشق ثانی جو ہمارا استدلال اسبارہ مین آیت اور حدیث سے ہی اُسکا نقض کردا اور پھر یہ بھی عرض ہے کہ اس شق ثانی کیصورت مین کیا جواب ہوگا اس امر کا کہ خود قرآن مجید مین جا بجا توزات اور انجیل کے حوالے دیکر اہل کتاب کو قائل ومعقول کیا جاتا ہے جس سے ثابت ہے کہ وقت نزول قرآن مجید کے یہ کتابین موجود نہین جیساکہ اب موجود ہین ہان یہ امر مسلم کہ تراجم مین وقتاً فوقتاً تحریفات ہوتی چلی جاتی ہین مگر اُنہین مقامون مین جہاپر مظنہ تحریف کے ہے نہ ہر مقام مین اور وہ تحریفات علمار اسلام کو بخوبی معلوم ہی ہوتی رہتی ہین یہین وجہ علمار اہل اسلام ایسی بشارات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کتب سے استخراج کرکر حجج بیّنہ اثبات نبوۃ حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کتاب پر ہمیشہ قائم کرتے رہتے ہین اگر نقل اہلکتاب سے مطلقاً جائز نہ ہوتی تو یہ نقل کثرت سے جمہور علمار کیون کرتے ما حصل اور نتیجہ اس تقریر کا یہ ہے کہ یہود کے یہان مسئلہ نزول ایلیا اور اہل اسلام کے یہان مسئلہ نزول مسیح ایک دوسرے کی باہم نظیر ہین لیکن اتنا فرق ہی کہ بہ نسبت اہل اسلام کے (جو مسئلہ نزول مسیح کو اکثر نہین سمجھے) فرقہ یہود مسئلہ تکذیب نزول ایلیا مین زیادہ تر معذور ہین کیونکہ اُن کے یہان ایلیا کا صعود ونزول مقید بہ سما بیبل مین ایسا موجود ہے

اور اہل اسلام میں مسیح کا صعود و نزول دونوں مقید بسما نہیں پایا جاتا علاوہ برین یہ ہے کہ مردونکا
دوبارہ دنیا میں رجوع جابجا قرآن مجید میں نفی فرمایا گیا ہے اور توریت میں اسکی نفی بصراحت
کہیں نہیں پائی جاتی اور پھر اسپر علاوہ یہ کہ احیاء اموات مسیح کا دعوی تہا پس اگر ایلیا توفی
پاکر متوفی لوگوں میں داخل بہی ہو گئے تہے تو پہر زندہ کرکے ہی دکہلا دیا ہوتا تاکہ یہود تکذیب
موجب کفر سے بچ جاتے اور حضرت عیسی کا مسیح موعود ہونا یہود اہل ملت موسوی میں ثابت
ہو جاتا اور ایسی تاویل کرنیکی ضرورت نہ پڑتی جسکو یہود اتبک تسلیم نہیں کرتے پس یہ نظر
صحیح اہل اسلام کے لئے بڑی عبرت کی جگہ ہے فاعتبروا یا اولی الابصار (۴)
پادریان نصاری اور قوم عیسائیان آپکے نزدیک مشرک اور گمراہ ہیں یا نہیں بشق اثبات
حسب زعم آپکے جو نسبت حیات عیسی علیہ السلام کے ہے قیامت کے روز حضرت
عیسی علیہ السلام کا یہ جواب بجناب باری کیونکر صحیح ہو سکتا ہے وکنت علیہم
شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب
علیہم وانت علی کل شیء شہید کیونکہ آپکے نزدیک ابہی حضرت
عیسی کی وفات نہیں ہوئی بعد نزول من السماء کے جو بجسد عنصری ہوگا واقع ہوگی
تب انکی توفی کے بعد قوم نصاری مشرک قرار پاویگی کیونکہ ماحصل جواب حضرت
عیسی کا صرف اسقدر ہے کہ بعد میری وفات کے یہ شرک اور ضلالت انمیں وقوع میں
آئی ہے جسکا میں ذمہ وار نہیں ہو سکتا لہذا میری برات ذمہ ثابت ہے کیونکہ قبل میری
وفات کے انہوں نے اتخاذ الہ نہیں کیا اور بشق نفی اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اور نیز
اسکے رسول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم نصاری اور عیسائیان کو مشرک اور
ضالین کیوں قرار دیا اور تمام مناظرات مندرجہ قرآن مجید ان سے کیوں ہوئے
اور درخواست مباہلہ از طرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیوں واقع ہوئی بینوا توجروا
الحاصل حسب آپکے اعتقاد کے جو درباره حیات عیسی علیہ السلام ہے پورا اور صحیح
جواب حضرت عیسی کا یوں ہونا چاہیئے تہا وکنت علیہم شہیدا ما دمت
فیہم فلما رفعتنی الی السماء کنت انت الرقیب علیہم فلما

انزلتنی الی الارض صرت علیهم شهیدا فلما توفیتنی صرت انت الرقیب علیهم وانت علی کل شئ شهید
ولغوذ باللہ من ہذا التحریف - پس اسصورت مین اسقدر تحریف قرآن مجید کی آپ کی طرفسے لازم آتی ہے کہ شاید یہود و نصاریٰ نے بھی اگر اپنی کتابون مین تحریف کی ہوگی تو اس سے بڑھکر نہ ہوگی اندرینصورت ہمارا کیا قصور ہے جو آپ کو بسبب ایسی تحریفات عظیمہ کے مثیل یہود قرار دیتے ہین (۴۸) سلف صالح نے بعض پیشین گوئیون کے وقوع اور عدم وقوع مین اختلاف کیا ہے چنانچہ سورۂ دخان مین جو اللہ تعالی نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم احادیث صحاح مثل صحیح مسلم وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض صحابہ نے اس آیت کا مصداق اس قحط کو گردانا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین سات برس کا قحط دعاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل قحط زمانہ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقع ہوا تھا اور بعض کا یہ قول ہے کہ یہ دخان آیندہ قیامت کے وقت پیدا ہوگا ایسے اختلافات جزئیہ مین آجتک کسی نے کسی کی تکفیر نہین کی اس عدم تکفیر مین یہ تمام امت حق پر تھی یا ضلالت پر شق اول آپ اور جملہ مکفرین ضلالت پر ہوے اور شق ثانی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے کیا معنی ہون گے اور لا تجتمع امتی علی الضلالۃ کیونکر درست ہوگا اور اگر آپ کہین کہ سوا اس پیشین گوئی مسیح ابن مریم وغیرہ کے دیگر عقائد حضرت مرزا صاحب کے موجبات کفر ہین تو ہمنے اپنے رسائل مین ثابت کر دیا ہے کہ وے سب عین حقیقت اسلام اور معارف قرآن اور حقیقت شرع رسول الانس وجان ہین اور تمہارے اعتراضات محض جہالت اور سفاہت ہین توجتبک کہ ان رسائل کا جواب ادلہ شرعیہ سے آپ نہ دیلیوین تب تک آپ کا فتوی تکفیر کیونکر جائز ہوسکتا ہے (۴۹) ادیان باطلہ و مذاہب زائغہ جو نئے نئے پیدا ہوتے چلے جاتے ہین آریہ برہمو سماج فلسفہ جدیدہ وغیرہ وغیرہ اور انواع اقسام کے شبہات اور اعتراضات ایجاد کرکر اسلام پر حملے کئے جاتے ہین اور جو آیندہ قیامت تک ادیان باطلہ وا

نسبت اسلام کے اپنے وساوس جدیدہ پیدا کرین گے اُن کل کے جواب شافی وکافی
قرآن مجید مین موجود ہین یا نہین لبشق اول قرآن مجید خود تو ناطق نہین جو اُن جوابوں کو سنا کر
اور علماء ظاہر مین کسی کو ہم نہین دیکھتے کہ قرآن مجید سے جملہ مذاہب باطلہ کو ایسا جواب
دے سکے جو اُن کے گلے کا ہار ہو کر اُتار دے ورنہ اسکا پتا ہین منصب کے لئے اُنکے نزدیک بہی مجدد ہی
ہونا چاہیئے کیونکہ اُسکو فہم جدید ایسے معارف قرآنی کا بسبب مبعوث من اللہ ہونے اور مجدد ہونے
حاصل ہو سکتا ہے تو اب ضرورت مجدد کی پیدا ہو گئی جسکو اللہ تعالی حسب ضرورت تقاضا
وقت ہر ایک صدی پر مبعوث فرماتا ہی لیکن اس صدی چاردہم مین بجز اس مقدس
شخص کے جو بیترہ چودہ برس سے یہ فرض منصب اپنا ادا کر رہا ہے اور جسکو آپنے بہی مجدد محدث
ملہم مظہر کمالات انبیا تسلیم کر لیا تہا دنیا مین کوئی نظر نہین آتا ورنہ اُسکا پتہ ونشان دیا
جاوے اگر کوئی ہے تو ہم اُسکو بہی تسلیم کرین گے اور اگر نہین تو پہر اس منصب کیلئے
وہی مقدس شخص جسکو آپ تسلیم کر چکے تہے متعین رہا وہو المدعا عجیب لطف یہ ہے
کہ بٹالوی صاحب نے مجددیت حضرت مرزا صاحب کی بدلائل مستقلہ ثابت کی تہی اور جب
انکار کرنا شروع کیا تو بلا دلیل چنانچہ اشاعت السنۃ کے ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا کہ بٹالوی
صاحب نے اکثر جگہ بمقابلہ ادلہ مستقلہ وآیات بینات کے صرف اپنی عبارات ودعاوی بلادلیل
ذکر کی ہین ہان بعض جگہ عبارات واقوال علماء کے مقلدانہ نقل کی ہین جو محققین کے نزدیک
بجو کہنی ارزد کے مصداق ہین اور ہرگز ہرگز ادلہ مستقلہ نہین ہو سکتے اور جن مطالب
کو حضرت اقدس نے دلائل محکمہ ونصوص بینہ کتاب وسنت سے ثابت فرمایا ہے اُنکے مقابلہ مین
اتنا بہی نہین ہو سکا کہ مقابل مین کوئی دلیل مستقل پیش کر سکتے کہ **اذا تعارضا تساقطا**
کہنے کی گنجائش ہوتی پس اس تعلل لایعنی بٹالوی سے مطالب مبرہنہ حضرت اقدس کیونکر
ساقط یا منقوض ہو سکتے ہین چہ جائیکہ مدعا بٹالوی صاحب کا یعنی تفسیق یا تضلیل وتکفیر ثابت
ہو اور بشق ثانی کتاب اللہ ناقص ہوئی جاتی ہے ونعوذ باللہ منہ حالانکہ قرآن مجید نے بڑے
زور وشور سے اس بارہ مین دعوی اکملیت کا کیا ہے فرمایا اللہ تعالی نے **ان ھو الا ذکر**
للعالمین ایضاً فرمایا **ما فرطنا فی الکتاب من شیء** ایضاً فرمایا **ھذا بصائر للناس**

ونشان دیا جاوے کون ہے کہان ہے اگر دنیا مین کوئی موجود نہین تو۔

ایضاً فرمایا اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیۤ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍ ایضاً فرمایا هُوَ الَّذِیۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ایضاً فرمایا اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ و تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وغیرہ ذلک من الآیات الکثیرۃ فاین المفر (۵۰) جو امور کہ اس امت مرحومہ اسلامیہ مین مختلف فیہا چلے آتے ہین خواہ وہ احادیث متعارضہ ہون اور خواہ تفاسیر متعددہ مختلفہ اور خواہ اقوال متخالفہ شراح حدیث وغیرہا اور انمین ایسا تخالف پایا جاتا ہے کہ شدید پریشان خواب مین از کثرت تعبیر ہا کے مصداق ہین سوال یہ ہے کہ اگر کوئی مجدد ملہم یا عالم ربانی بلکہ علماء ظاہرین مین سے بھی انمین سے کسی ایک حدیث یا ایک قول کو مختار کر کر محکمات قرآنیہ اور نصوص حدیثیہ سے حسب قواعد علم اصول کے اسکو موید اور مثبت کرے یا ان اقوال مختلفہ کو چھوڑ کر کوئی قول جدید ہی ایسا مختار پیدا کرے کہ بدلائل کتاب و سنت مبرہن ہو اور وہ مختار اُس کا تمہارے مسلک مختار کے مخالف ہو جاوے تو تمہارے پاس کونسی ایسی دلیل ہے جو اس عمل پر اُسکی تفسیق و تضلیل یا تکفیر کر سکو بلکہ یہ فعل تو اُسکا عین تعمیل امر الٰہی ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وغیر ذلک من الآیات بلکہ یہ فعل تو مسیح موعود کا فرض منصبی ہے کیونکہ احادیث اصح الصحاح سے اُسکا حکم عدل ہونا یعنی فیصلہ کرنے والا عادل وانصاف کے ساتھ ثابت ہے پھر باوجود ادا کرنے اپنے اس فرض منصبی کے تم اُس مجدد ملہم محدث کی کیون مکذب ہو گئے یہ فعل تو اُسکا عین فرض منصبی تھا جو موجب زیادتی تصدیق ہو جاتا نہ باعث تکذیب اسمین کوئی غرض دنیوی موجود ہے صدق رسولہ الکریم حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ اور اگر آپ کہین کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اپنے اقوال مین منفرد ہین اور انہون نے اپنے اقوال منفردہ سے خرق اجماع کیا ہے تو ہم لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ پڑھکر آپ سے گزارش کرتے ہین کہ ہم نے اپنے رسائل مین واضح طور پر ثابت کر دیا ہے کہ کسی قول مین حضرت اقدس ایسے منفرد نہین جو وہ قول بعینہا یا اسکی نظیر اقوال علماء سلف مین نہ پائی جاتی ہو یا کتاب و سنت سے مستنبط نہ ہو بلکہ جملہ مسائل جن مین آپ کی طرف سے نزاع و خلاف واقع ہوا ہے وہ عین ہمارے مذہب اہل سنت والجماعت مین یا اُنکی نظیر موجود ہے مثلاً سب سے بڑا اختلافی مسئلہ جسکو علماء مکفرین خرق اجماع امت سمجھ رہے ہین

مسیح اور مہدی کا ایک ہونا ہی سو اس مسئلہ میں صرف ہم منفرد نہیں بلکہ امت کے بعض علماء محققین
کا بھی یہی اجتہاد ہے اور حدیث ابن ماجہ اور مستدرک حاکم میں بھی وارد ہے کما مر اور ابن خلدون
نے تمام اُن احادیث کو جو دربارہ مہدی وارد ہیں محدثانہ طور پر اُن سب پر نمبروار جرح کر دیا ہے
کما قال فی مقام و تکلم فیہا المنکرون لذلک وربما عارضوها
ببعض الاخبار ایضاً قال ونحن الآن نذکر ہنا الاحادیث الواردة فی
ہذا الشان وما للمنکرین فیہا من المطاعن وما لہم فی انکارہم من
المستند ایضاً الا ان المعروف عند اہل الحدیث ان الجرح مقدم علی
التعدیل فاذا وجدنا طعنا فی بعض رجال الاسانید بغفلة او بسوء
حفظ او ضعف او سوء رای تطرق ذلک الی صحة الحدیث واوہن منہا
بعد جرح و قدح احادیث باب کے لکھتا ہے فہذه جملة الاحادیث التی خرجہا
الائمة فی شان المہدی وخروجہ آخر الزمان وہی کما رایت لم
یخلص منہا من النقد الا القلیل والاقل منہ اور اصل یہ ہے کہ یہ مسئلہ مہدی
خیالی کا رافضیوں کے یہاں سے مذہب اہل سنت میں داخل ہوا ہے اور مسیح خیالی کا مسئلہ اہل اسلام میں
عیسائیوں کے بیان سے آیا ہے جیسا کہ ہم نے اعلام الناس میں ثابت کیا ہے اور مہدی کی نسبت
محقق مورخ مذکور لکھتا ہے واما المتصوفة فلم یکن المتقدمون منہم
یخوضون فی شیء من ہذا وانما کان کلامہم فی المجاہدة بالاعمال
وما یحصل عنہا من نتائج المواجد والاحوال وکان کلام
الامامیة والرافضة من الشیعة فی تفضیل علی رض والقول بامامتہ
وادعاء الوصیة لہ بذلک من النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتبری
من الشیخین کما ذکرناه فی مذاہبہم ثم حدث فیہم بعد ذلک
القول بالامام المعصوم وکثرت التالیف فی مذاہبہم وجاء الاسماعیلیة
منہم یدعون الوہیة الامام بنوع من الحلول وآخرون
یدعون رجعة من مات من الائمة بنوع التناسخ وآخرون منتظرون
مجیء من یقطع بموتہ منہم وآخرون منتظرون

عود الامر فی اہل البیت مستند این علی ذلک بما قدمناہ من الاحادیث فی المہدی وغیرہا الی اخر ما قال اور سیدے کلام تفصیلی بسارہ میں ازالۃ العین میں کیا ہے الحاصل ہمکو اس مہدی سے انکار نہیں جو مفہوم لا مہدی الا عیسی بن مریم کا مصداق ہے اور یہی مہدی ہے جو حدیث دارقطنی ان لمہدینا کا مصداق ہے والان نختم الکلام بھذا البیان تنبیہ اگرچہ یہ خط بموسومہ شیخ محمد حسین بٹالوی ہے لیکن مخاطب اس کے وہ سب مخالفین ہیں جو اس کے ہم مسلک ہوں

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الراقم سید محمد احسن امروہوی محلہ شاہ علی سرائے حال وارد دہرہ دون۔

فہرست کتب از تالیفات عاجز

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اعلام الناس حصہ اول	۲ر	القسطاس المستقیم لتمیز القول الصحیح والسقیم	۳ر
اعلام الناس حصہ دوم	۶ر	عرف تحفہ مدراس۔	
اعلام الناس حصہ سوم یعنی تقریظ الحق	۱۲ر	ضمیمہ القسطاس المستقیم عرف شاہین معہ	ار
مباحثہ دہلی مابین حضرت مسیح موعود و مولوی بشیر		میزان الاعتدال	
تحذیر المومنین عن اکفار المسلمین معہ اتمام الحجۃ یعنی روئیداد مباحثہ عاجز و غلام دستگیر قصوری	ار	سواء السبیل لرد الاباطیل حصہ اول و دوم	۳ر
فک الشک ملخص تحذیر المومنین	ار		

فہرست کتب حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب

فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب عہر — تصدیق براہین احمدیہ شریف عہ — رسالہ رد تناسخ ۴ر

فہرست کتب حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حصہ چہارم براہین احمدیہ	للعہ	سرمہ چشم آریہ	۱۲ر	شحنہ حق	۶ر	فتح اسلام	۳ر	توضیح مرام	۴ر
ازالہ اوہام	سے ر	الحق مباحثہ لدھیانہ	۱۲ر	الحق مباحثہ دہلی	عہ	فیصلہ آسمانی	۲ر	نشان آسمانی	۳ر
آئینہ کمالات اسلام معہ تحفہ تبلیغ عربی معہ ترجمہ فارسی	عہ	برکات الدعا	۲ر	شہادۃ القرآن	۶ر	تحفہ بغداد عربی	۲ر	حجۃ الاسلام	ار
		مسیحائی کا اظہار	ار	جنگ مقدس	۷ر	حمامۃ البشری عربی	عہ	نور الحق حصہ اول عربی	۱۲ر
نور الحق حصہ دوم عربی معہ ترجمہ اردو	۸ر	انجام الحجۃ	۳ر	کرامات الصادقین	عہ	سر الخلافہ عربی	۸ر	معہ ترجمہ اردو	

النور الاسلام و ضیاء الحق من الرحمن جو زیر طبع ہیں انکی بابت شایع ہونگے۔ آریہ دہرم اور ست بچن ایک جلد میں زیر طبع قریب الاختتام